Monthly
FAIZ-UL-ISLAM
Rawalpindi ABC

خیر الناس من ینفع الناس

فیض الاسلام

November-2025

ماہنامہ راولپنڈی

نومبر 2025 بمطابق جمادی الاول 1447ھ

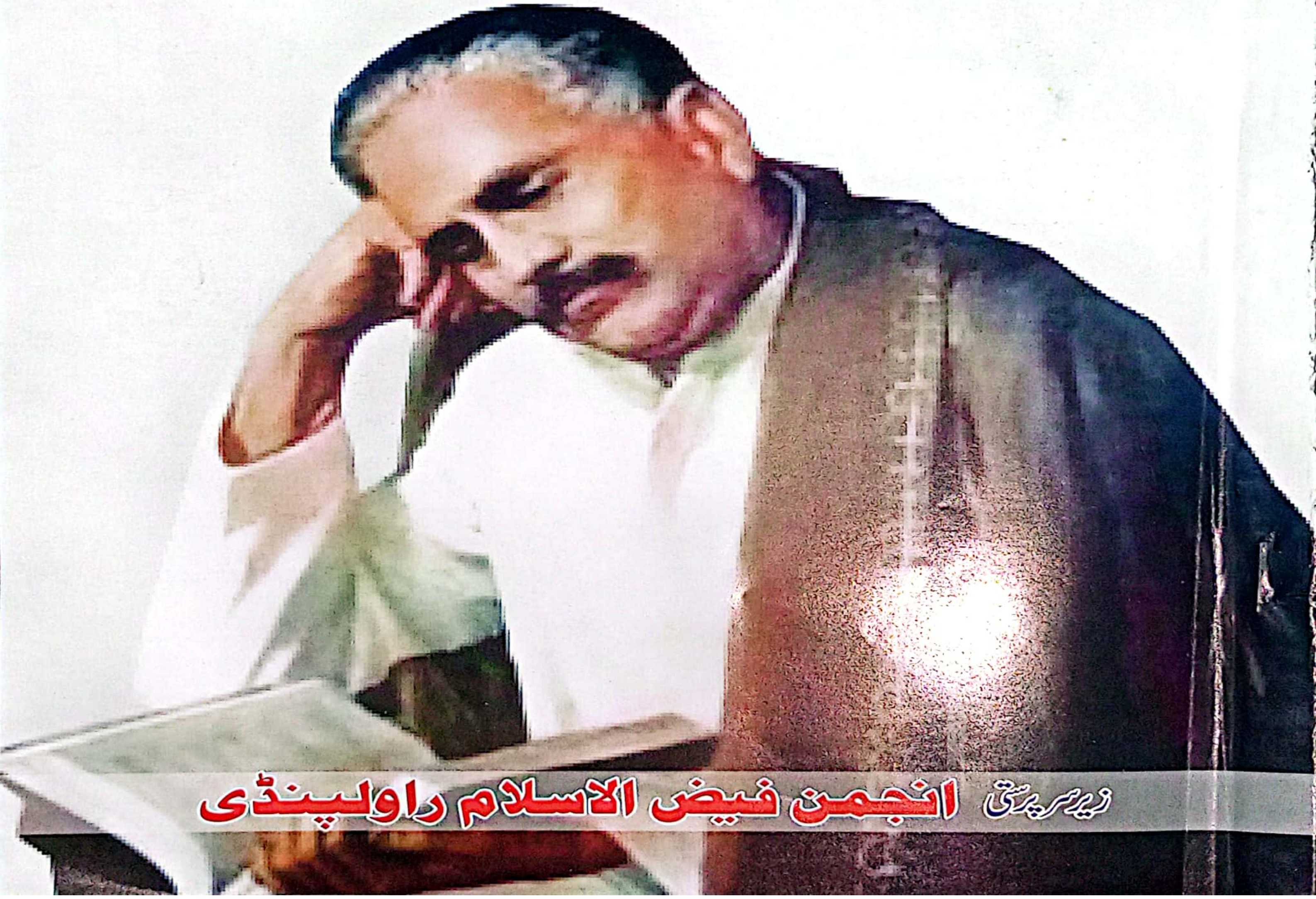

زیر سرپرستی انجمن فیض الاسلام راولپنڈی

CamScanner

اقبال کی دُعا

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے   جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے   پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بنیا دے   دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل   اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر   اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلا دے

اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو   وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر   خود داریٔ ساحل دے، آزادیٔ دریا دے

بے لوث محبت ہو، بیباک صداقت ہو   سینوں میں اجالا کر، دلِ صورتِ بینا دے

احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا   امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی و علمی مجلہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح و بہبود کا داعی

ماہنامہ — راولپنڈی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

جلد نمبر 77 | نومبر 2025ء بمطابق جمادی الاوّل ۱۴۴۷ھ | شمارہ نمبر 11

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم / طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

ڈاکٹر انعام الرحمٰن	(ممبر مجلس منتظمہ)
پروفیسر نیاز عرفان	(ممبر مجلس منتظمہ)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
مسز زینت ظہیر	(ممبر مجلس منتظمہ)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد باری تعالیٰ	شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ	۳
نعت رسولؐ	مولانا قاری محمد طیبؒ	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	مولانا شبیر احمد ایبٹ آباد	۶
درس حدیث	مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی	۸
قرآن مجید کا تعارف	مولانا صدر الدین الرفاعی	۱۰
نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں	سید سلیمان ندوی	۱۴
علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش	حکیم سید امین الدین دہلوی	۱۷
ندامت کے آنسو	قاری خورشید احمد	۲۰
آؤ چلیں! ذرا قبر کی پکار بھی سن لیں	مولانا حبیب اللہ	۲۳
یہ آنسو بڑے قیمتی ہیں	ابو عبید اللہ	۲۵
چیدہ چیدہ	ڈاکٹر محمد میاں صدیقیؒ	۲۷
علامہ اقبال اور عشق رسولؐ	ترتیب و تدوین: پروفیسر محمد سرور شفقت	۲۹
شاعر ظرافت و لطافت ـ اسد جعفری سے ملاقات	محمد شاہد رانا	۳۵
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۴۰

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زر اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
مقام اشاعت اقبال روڈ راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۷۷۲۹۰۹، ۵۵۳۲۹۰۹
فیض آباد: ۴۵۷۵۶۸۸_۴۵۷۵۶۸۷ مندرہ: ۰۵۱_۳۵۹۱۷۰۵

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-islam@anjumanfaiz-ul-islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

جوکوئی (اس دنیا میں) جلدی حاصل ہونے والے فائدوں کا خواہشمند ہو اُسے ہم یہیں دے دیتے ہیں جو کچھ بھی جسے دینا چاہیں' پھر اس کے مقسوم میں جہنم لکھ دیتے ہیں جسے وہ تاپے گا' ملامت زدہ اور رحمت سے محروم ہو کر اور جو آخرت کا خواہشمند ہو اور اس کے لیے سعی کرے جیسی کہ اُس کے لیے سعی کرنی چاہیے اور ہو وہ مومن' تو ایسے ہر شخص کی سعی مشکور ہوگی۔ ان کو بھی اور اُن کو بھی' دونوں فریقوں کو ہم (دنیا میں) سامانِ زیست دیئے جا رہے ہیں' یہ تیرے رب کا عطیہ ہے اور تیرے رب کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۸تا۲۰)

فرمانِ رسول ﷺ

سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور وہ صرف پاکیزہ (مال، اعمال اور اقوال) کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اس بات کا حکم دیا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا ہے، چنانچہ اس نے فرمایا: ''اے پیغمبرو! پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو''۔ اور مومنین سے خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا کہ اے اہل ایمان' جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں' وہ کھاؤ۔

فرمانِ قائداعظمؒ

ہمارے دشمنوں نے پیش گوئی کی کہ پاکستان بہت جلد دیوالیہ ہوجائے گا اور یوں دشمن کی تلوار اور بھڑکائی ہوئی آگ جو مقصد حاصل نہ کر سکی وہ مقصد مملکت کے بگڑے ہوئے تباہ شدہ مالی حالات سے خودبخود حاصل ہوجائے گا۔ لیکن ان جھوٹے نجومیوں کو زبردست مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے، کیونکہ ہمارا پہلا بجٹ ہی اللہ کے فضل وکرم سے فاضل بجٹ ہے۔ تجارت کا توازن ہمارے حق میں ہے اور معاشی میدان کے ہر شعبے میں ترقی صاف نظر آتی ہے۔ (پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقع پر ۱۴۔ اگست ۱۹۴۸ء)

فرمودۂ اقبالؒ

منفعت ایک ہے اس قوم کی ، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ ، دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی ، اللہ بھی ، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

CamScanner

حمد باری تعالیٰ

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ

سب مراتب ہیں تیری ذات مقدس سے ورے
کس زباں سے کہوں ہے مرتبہ اعلیٰ تیرا

نور خورشید چمکتا ہے ہر اک ذرہ میں
چشم بینا ہے تو ہر شے میں ہے جلوہ تیرا

بیم دوزخ ہے اسے اور نہ شوق جنت
جس کو مطلوب ہے اک درد کا ذرہ تیرا

تیرے دیوانوں کو کیا قید علائق سے گزند
دونوں عالم سے بھی آزاد ہے بردہ تیرا

ہم سیہ بخت اگر ایسے ہی ناکام رہے
کیسے جانیں گے کہ کیا فضل ہے ربا تیرا

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا قاری محمد طیبؒ

تو ہے وہ نقطہ انوار فیضان خداوندی
کہ جس سے نور ساماں ہے فضائے بزم امکانی
بنے اگلے نبی تجھ سے ہوئے پچھلے ولی تجھ سے
ترے ہی فیض سے ارزاں ہوئی شاہوں کو سلطانی
مقامات عروج روح تم سے ہیں نہ تم ان سے
ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں اس سے نورانی
نبوت ہی نہیں ختم نبوت کے ہو تم حامل
ستارے انبیاء ہیں اور تم ہو مہر نورانی
زمینی طاقتوں کا منتہا ہے ایٹمی ذرہ
خدائی طاقتوں کا منتہا ہے ذات نورانی
کمالات نبوت ختم ہیں ذات مقدس پر
نہ ہو ختم زمانی کیوں نہ پھر طغرائے پیشانی
براق برق پا تخت رواں تھا ذات اقدس کا
قدم کیا لیتا آکر منجمد تخت سلمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام!

نومبر کا مہینہ ہمیں حضرت علامہ اقبالؒ کی یاد دلاتا ہے۔ آپ 09 نومبر 1877ء سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور 21 اپریل 1938ء کو 60 سال کی عمر میں لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ کا مزار بادشاہی مسجد لاہور کے دامن میں مرجع خاص و عام بنا ہوا ہے۔

پاکستان کا قیام حضرت علامہ اقبالؒ کی فکر، سوچ اور فلسفہ جس کا اظہار حضرت علامہ اقبالؒ نے اپنی صوفیانہ شاعری اور کلام میں اظہار کیا اور اس کا اعلان 30 دسمبر 1930ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ آلہ آباد میں انگریزی میں صدارتی خطبہ میں نہائت مدلل اور پُر مغز انداز میں کیا۔ اسی نظریے کے مطابق ریاست پاکستان کا تصور بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس میں پاکستان کے مطالبے کی صورت میں کیا اور تمام مقررین اور سامعین کے افکار حضرت علامہ اقبالؒ کی سوچ اور فکر کا مظہر تھے۔ اگرچہ دو قومی نظریہ کی بنیاد سر سید احمد خان نے 1867ء میں رکھی تھی لیکن مسلم ریاست کا تصور حضرت علامہ اقبالؒ نے دیا۔ پھر خطبہ آلہ آباد میں حضرت علامہ اقبالؒ نے پاکستانی قوم کے اندر جو جذبہ، تحریک اور اولوالعزمی کا ادراک کیا وہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے۔ اگر تاریخ کے تناظر میں حضرت علامہ اقبالؒ کے خیالات کا جائزہ لیا جائے تو صدیوں سے پاکستانی قوم کی بہادری اور جانفروشی فقیدالمثال ہے اس سلسلہ میں تاریخ سے بہت سی مثالیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ لیکن مختصراً انگریزی دور میں دو عظیم جنگیں لڑی گئیں۔ آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہوگی کہ ان دونوں جنگوں میں فوجیوں کی اکثریت پاکستان کے علاقوں سے تھیں جن کے زور پر انگریزوں نے دنیا میں اپنی دھاک بٹھائی۔ حال ہی میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی سربراہی میں پاک بھارت جنگ میں 10 مئی 2025ء جو فاتحانہ کامیابی ملی اس کی مثال بھی حالیہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ میرے حساب سے یہ تاریخی تسلسل ہے جو پاکستانی قوم اور فوج نے صدیوں میں یہ کردار ادا کیا ہے۔ جدید دور میں پاکستانی قوم اور اس کی افواج کے لیے یہ بھی بڑا امتیاز ہے کہ مسلم دنیا میں پاکستان واحد ایٹمی قوت بن گیا ہے۔

آخر میں میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت علامہ اقبالؒ کے خیالات اور اُمنگوں کے مطابق جدید دور کی عظیم قوم بنائے اس سلسلے میں انجمن فیض الاسلام (رجسٹرڈ) راولپنڈی علامہ اقبالؒ کے خیالات اور افکار کے مطابق یتیم، نادار اور بے سہارا بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کرنے میں پوری طرح مصروف عمل ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ڈونر حضرات جن کی امداد سے یہ ادارہ چل رہا ہے انہیں سلامت رکھے تاکہ انجمن فیض الاسلام کے یتیم اور نادار بچے حضرت علامہ اقبالؒ کے خیالات اور اُمنگوں کے مطابق اسلامی نظریہ کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے تمام ساتھیوں اور منتظمین کو توفیق دے کہ ہم سب اس اہم مشن کو بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ آمین ثم آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد
(تمغۂ امتیاز)
مدیر اعلیٰ

القرآن

عنوان: یتیموں کی تربیت اوران کے مال کی حفاظت

مولانا شبیر احمد ایبٹ آباد

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ [سورۃ النساء: آیت نمبر:٦]

ترجمہ:۔اور یتیموں کو بالغ ہونے تک کام کاج میں مصروف رکھو۔اور پھر بالغ ہونے پر ان میں عقل کی پختگی کو دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے۔یعنی بڑے ہو کر تم سے اپنا مال واپس لے لیں گے ان کے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ اڑانا۔جو آدمی امیر ہو تو اس کو ایسے مال سے قطعی طور پر پرہیز کرنا چاہتے اور جو غریب ہو وہ مناسب طور پر یعنی بقدر خدمت کچھ لے لے اور جب ان کا مال ان کے حوالے کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو۔اور حقیقت میں تو خدا ہی گواہ اور حساب لینے کے لیے کافی ہے۔(سورۃ النساء: آیت:٦)

تفسیر

اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ یتیموں کی پرورش اور تربیت کرتے رہو۔اور سن بلوغ تک پہنچنے سے پہلے وقتاً فوقتاً ان کی عقل اور سمجھ آزماتے رہو۔پھر جب وہ بالغ ہو جائیں اور اپنے نفع ونقصان کو سمجھ سکیں تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔اگر بالغ ہو کر بھی ان میں اتنی سمجھ پیدا نہ ہو۔تو امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ پچیس برس کی عمر تک انتظار کرو۔اس عرصہ جب اُسے عقل اور سمجھ آ جائے تو مال اس کے حوالے کر دو۔ورنہ پچیس سال کی عمر کے بعد

ہر حال میں اُس کا مال اُسے دے دو۔

یتیم کا مال ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا منع ہے اور اس بات سے ڈر کر کہ یتیم بالغ ہو کر اپنا مال ہم سے لے لے گا۔جلد جلد خرچ کر کے ختم نہ کر ڈالو۔ولی کو چاہیے کہ یتیم کا مال اپنے خرچ میں نہ لائے اور اگر یتیم کی پرورش کرنے والا خود محتاج ہو۔تو اپنی خدمات کے موافق یتیم کے مال سے کچھ لے سکتا ہے۔

جب کسی بچہ کا باپ مر جائے تو ضروری ہے کہ چند مسلمانوں کے روبرو یتیم کے مال کی تفصیل لکھ کر امانت دار کے حوالے کر دی جائے۔اور جب یتیم بالغ ہو جائے تو اسی تحریر کے مطابق اس کا مال اسے واپس دلایا جائے اور جو کچھ خرچ ہوا ہو اس کی تفصیل یتیم کو سمجھا دی جائے نیز مال کی واپسی بھی گواہوں کے سامنے ہی ہونی چاہیے تاکہ آئندہ اگر اختلاف اٹھ کھڑا ہو تو گواہ اس کے تصفیہ میں مدد دے سکیں۔اللہ تعالیٰ ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے اور حساب خوب سمجھتا ہے۔خود اسے حساب یا گواہی کی ضرورت نہیں۔یہ صرف لوگوں کی سہولت کے لیے مقرر فرمائی گئی ہیں۔

اللہ، رب العالمین نے فرمایا: (ترجمہ):۔

”میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں، خواہ کوئی مرد ہو یا عورت۔تم سب، ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔جن لوگوں نے میری خاطر اپنا وطن چھوڑا، اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری وجہ سے ستائے گئے، میرے لیے جنگ کی اور مارے گئے، میں ان کی ساری خطائیں معاف کر دوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی“۔

[آل عمران، ۱۹۵]

CamScanner

درسِ حدیث

سماجی بھلائی کے کام، مرنے کے بعد بھی کام آتے ہیں

مولانا خواجہ عبدالحئ فاروقیؒ

عن ابی ھریرۃؓ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "انّ ممّا یلحق المؤمن من عملہ و حسناتہ بعد موتہ علما، علّمہ ونشرہ، و ولدًا صالحًا ترکہ، اومصحفا ورثہ، او مسجدًا بناہ، اوبیتًا لابن السبیل بناہ، أورنھرا اجراہ، أو صدقۃً أخرجھا من مالہٖ فی صحتہ و حیاتہ، تلحقہ من بعد موتہ"

ترجمہ: (حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بے شک مومن کے ان کاموں اور نیکیوں میں سے، جن کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا، یہ چیزیں ہیں:

۱۔ وہ علم، جس کو اس نے سیکھ کر پھیلایا۔

۲۔ یا نیک اولاد، جو وہ اپنے بعد چھوڑ گیا۔

۳۔ یا قرآنِ مجید، جس کا دوسرے کو وارث بنا گیا۔

۴۔ یا مسجد، جو وہ تعمیر کر گیا۔

۵۔ یا مسافروں کے لیے ٹھہرنے کا گھر بنا گیا۔

۶۔ یا نہر جاری کر گیا۔

۷۔ یا صدقہ اور خیرات، جو وہ اپنے مال میں سے اپنی تندرستی اور زندگی کی حالت میں نکال گیا۔ ان چیزوں کا اس کے مرنے کے بعد اس کو ثواب پہنچتا رہے گا۔) (مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، الفصل الثالث)

اس حدیث شریف میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کا ثواب آدمی کو اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔ اور وہ کام ہیں، جن سے پوری سوسائٹی میں موجود دوسرے تمام افراد کو برابر نفع پہنچتا رہتا ہے۔ ورنہ

CamScanner

ایسے کام، جن کے کرنے سے فقط کرنے والے کا انفرادی نفع ہو تو وہ اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔
چناں چہ ایک حدیث پاک میں مذکور ہے کہ: ''زائد نفل نماز پڑھنے والے سے وہ شخص بہتر ہے، جو فرض اور سنتیں پڑھنے کے بعد ایسے اجتماعی کاموں میں مشغول رہے، جو دوسروں کے فائدے کے ہیں''۔

ان میں سے کچھ کام اس حدیث میں گنوائے گئے ہیں:

۱۔ علم سیکھ کر اس کے پھیلانے اور قائم رکھنے کی کوشش کرے، یعنی لوگوں کو سکھائے، مفید کتابیں لکھے، کتب خانہ قائم کر جائے، جس میں ہر شخص مفید کتابیں آ کر پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔

۲۔ اولاد کو نیک اور صالح بنا جائے، جو ہمیشہ اچھے کام کریں اور بُرے کاموں سے خود بھی رُکیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔

۳۔ اپنے پیچھے قرآن شریف چھوڑ جائے، جسے اس کے وارث پڑھیں اور سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ مسجد تعمیر کر جائے۔

۵۔ مسافر خانے قائم کر جائے، جہاں مسافر آ کر مفت ٹھہریں اور آرام اٹھائیں۔

۶۔ نہر، کنواں وغیرہ بنا جائے، جس سے سب کو فائدہ پہنچے۔

۷۔ نیک کاموں کے لیے کچھ نقد روپیہ یا جائیداد اپنی زندگی میں وقف کر جائے، جس کا فائدہ محتاجوں اور ضرورت مندوں کو پہنچتا رہے۔ یہ سب کام اجتماعی بھلائی اور سماجی ترقی کے ہیں۔

سماجی بھلائی کے یہ سب کام ایسے ہیں، جن کا فائدہ انسانیت کے تمام لوگوں کو مدتوں تک جاری رہنے والا ہوتا ہے اور جب تک ان سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے گا، برابر ان کا ثواب بھی پہنچتا رہے گا۔ ان کے علاوہ جو کام بھی ایسا کر جائے گا، جس سے دوسرے فائدہ اٹھاتے رہیں، اس کا ثواب برابر ملتا رہے گا۔ ایسے اعمال کو اسلام نے صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ یہ اسلام کی بہت ہی مبارک تعلیم تھی۔ افسوس! کہ آج ہم سماجی بھلائی کے ایسے کاموں میں دلچسپی نہیں لے رہے، ہمارے اسلاف میں ان اعمال کا چلن بہت زیادہ تھا جس سے انسانیت کو بہت فیض پہنچا۔ اللہ ہمیں بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید کا تعارف

(6)

مولانا صدر الدین الرفاعیؒ

حدیث وسنت

قرآن کریم کی وہی تفسیر صحیح ہے جو حدیث اور سنت نبوی سے معلوم ہو یا اس سے مطابقت رکھتی ہو۔ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے قرآن کریم کے معلم ومفسر ہیں اسی لیے آپ ہی کی حدیث وسنت تفسیر قرآن کی بنیاد ہے اور قرآن کریم کے بعد سب سے بڑی حجت ہے۔ اس کے خلاف کسی کی کوئی تفسیر لائق اعتماد اور قابل تسلیم نہیں ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ ارشاد فرمایا۔

من تعلم کتب الله ثم اتبع مافیه هداه الله، من الضلالة فی الدنیا، و وقاه یوم القیامه سوء الحساب و فی روایة قال من اقتدٰی بکتٰب الله لا یضل فی الدنیا ولا یشقٰی فی الاٰخره ثم تلا هٰذه الاٰیة ۔ فمن اتبع هدٰی فلا یضل ولا یشقیٰ۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۱)

ترجمہ: ''جس نے اللہ کی کتاب کا علم حاصل کیا پھر اس کی تعلیمات کا اتباع کیا۔ اس کو اللہ نے دنیا میں گمراہی سے بچا کر ہدایت عطا فرما دی اور اسے قیامت کے دن بُرے حساب سے بچا لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کی پیروی کی وہ دنیا میں گمراہ نہیں ہوگا اور آخرت میں نجات پا جائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

''پھر جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ بھٹکے گا نہ بدانجام ہوگا''۔

وہاں آپ نے یہ ارشاد بھی فرمایا۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما، کتٰب الله، وسنة رسوله۔

(مشکوٰۃ: صفحہ ۳۱)

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ان پر عمل کرے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا،

اللہ کی کتاب اور میری سنت''۔

قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے کی شرائط

پہلی شرط: یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ نہ تو وہ خود مختار ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا بندہ ہے۔وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے،جس طرح اللہ تعالیٰ ہر حال میں اس کا رب اور مالک ہے۔

دوسری شرط: اس کے ساتھ بندہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے اور اس کی بندگی کا طریقہ نہ یہ خود تجویز کرسکتا ہے اور نہ کسی اور سے معلوم کر کے حاصل کرسکتا ہے۔بندگی کا طریقہ اپنے نبیوں اور رسولوں کے ذریعے خود اللہ ہی بتاتا ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے بندہ اللہ کی ہدایت پر ایمان لانے کے لیے یہ فیصلہ کرے کہ وہ اپنے مالک رب العالمین کی عطا کی ہوئی کسی قوت، کسی قابلیت، کسی نعمت اور کسی اختیار کو اس کی ہدایت کے خلاف استعمال نہیں کرے گا۔اس کا نام تقویٰ ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ وہ اُن تمام غیبی حقیقتوں پر ایمان رکھے جس کو وہ حواسِ خمسہ کے ساتھ محسوس نہیں کرسکتا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، فرشتے، وحی، تقدیر، جنت اور دوزخ۔

پانچویں شرط: یہ کہ وہ نماز کی پابندی کرے جس کا حکم قرآن کریم میں بار، بار حکم دیا گیا ہے۔جو شخص قرآن حکیم میں یہ حکم سینکڑوں مرتبہ پڑھتا ہے مگر عمل نہیں کرتا اس کو قرآن کریم سے ہدایت نہیں مل سکتی۔انفرادی طور پر نماز کی پابندی کے علاوہ بستی میں باجماعت طور پر اجتماعی نماز کا بندوبست ہونا چاہیے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے۔زر پرست بخیل شخص قرآن سے پوری ہدایت حاصل نہیں کرسکے گا۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی سب کتابوں پر ایمان لائے جن کو اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں انسان کی ہدایت کے لیے نازل کرتا رہا ہے۔اللہ کی سب کتابوں کو سچا جانے لیکن چونکہ ان میں تحریف اور تبدیلی ہوچکی ہے اور آخری اور کامل ترین ضابطہ حیات یعنی قرآن مجید آچکا ہے،اس لیے عمل صرف قرآن کے احکام پر کرے۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ اس بات پر ایمان رکھا جائے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور موت کے بعد ایک نہ ختم ہونے والی زندگی ہوگی جس کے بعد موت نہیں آئے گی اور وہی زندگی دراصل زندگی ہے۔ جو نیکی یا بدی ہم یہاں کریں گے اسی کا اچھا یا بُرا بدلہ ہم وہاں پائیں گے۔ اب اگر کوئی شخص۔ (ان اعمال کا مرتکب ہو)

۱۔ اپنے آپ کو اللہ کا بندہ نہ سمجھے۔ ۲۔ نہ اپنے آپ کو اللہ کی ہدایت کا محتاج سمجھے۔

۳۔ نہ قرآن کریم کو پڑھے اور سمجھے۔ ۴۔ نہ خداداد قوتوں اور نعمتوں کے ناجائز استعمال سے بچنے کی کوشش کرے۔ ۵۔ نہ پیغمبرِ خدا کے ذریعے اللہ کی بتائی ہوئی غیبی حقیقتوں پر ایمان لائے۔

۶۔ نہ دنیا کی عارضی زندگی کے بعد آخرت کی دائمی زندگی، اللہ کے محاسبے اور جزا و سزا کو مانے وہ قرآن کریم سے ہدایت اور اللہ تعالیٰ سے فلاح و نجات نہیں پا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم سے ہدایت و کامیابی کی یہ سب شرطیں پوری کر کے قرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، یارب العالمین۔

قرآن مجید کو سمجھنے کے اصول

قرآن مجید کے مطالعہ سے پہلے دو باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ اول وہ باتیں جن کو ابتداء ہی میں سمجھ لینے سے فہم قرآن کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔ ورنہ یہ باتیں دورانِ مطالعہ میں بار بار کھٹکتی ہیں اور ان کو نہ سمجھنے کی وجہ سے برسوں تک آدمی معانی قرآن کی سطح ہی پر گھومتا رہتا ہے، گہرائی میں اُترنے کا راستہ اُسے نہیں ملتا۔ دوم اُن سوالات کے جوابات پہلے سے جاننا ضروری ہیں جو قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرتے وقت بالعموم ذہن میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی معلومات، دلائل اور مضامین کی ترتیب عام کتابوں کی طرح ایک خاص تصنیفی ترتیب کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ اعتقادی مسائل، اخلاقی ہدایات شرعی احکام، دعوت، نصیحت، عبرت، تنقید، ملامت، تخویف، بشارت، تسلی، دلائل شواہد، تاریخی قصے، آثار کائنات کی طرف اشارے وغیرہ، بار بار ایک دوسرے کے بعد آ رہے ہیں۔ ایک ہی مضمون مختلف طریقوں سے مختلف الفاظ میں مختلف مقامات پر دہرایا جا رہا ہے۔ ایک مضمون کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا شروع ہو جاتا ہے، بلکہ ایک مضمون کے بیچ میں دوسرا مضمون یکا یک آ جاتا ہے۔ مخاطب اور متکلم بار بار بدلتے ہیں اور خطاب کا رُخ رہ رہ کر مختلف سمتوں میں پھرتا ہے۔ اندازِ بیان کتاب کا نہیں بلکہ خطاب کا ہے۔

کسی بھی کتاب کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پڑھنے والے کو اس کا موضوع معلوم ہو، اس کے

مقصد و مدعا اور اس کے مرکزی مضمون کا علم ہو، اس کے اندازِ بیان سے واقفیت ہو، اس کی اصطلاحی زبان اور اس کے مخصوص طرزِ تحریر سے شناسائی ہو، اور اس کے بیانات اپنی ظاہری عبارت کے پیچھے جن احوال و معاملات سے تعلق رکھتے ہوں وہ بھی نظر کے سامنے رہیں۔ عام طور پر ہم جو کتابیں پڑھتے ہیں ان میں یہ چیزیں بآسانی مل جاتی ہیں اس لیے ان مضامین کی تہہ تک پہنچنے میں کوئی بڑی زحمت نہیں ہوتی۔ مگر قرآن میں یہ اس طرح نہیں ملتیں جس طرح ہم دوسری کتابوں میں انہیں پانے کے عادی رہے ہیں۔ اس لیے ایک عام کتاب خواں کی سی ذہنیت لے کر جب کوئی محض قرآن مجید کا مطالعہ شروع کرتا ہے تو اسے کتاب کے موضوع، مدعا، مرکزی مضمون کا سراغ نہیں ملتا، اس کا اندازِ بیان اور طرزِ تعبیر بھی اسے کچھ اجنبی سا معلوم ہوتا ہے، اور اکثر مقامات پر اس کی عبارات کا پس منظر بھی اس کی نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ متفرق آیات میں حکمت کے جو موتی بکھرے ہوئے ہیں ان سے کم و بیش مستفید ہونے کے باوجود آدمی کلام اللہ کی اصلی روح تک پہنچنے سے محروم رہ جاتا ہے اور علم کتاب حاصل کرنے کی بجائے اس کو کتاب کے محض چند منتشر نکات و فوائد پر قناعت کر لینی پڑتی ہے۔

قرآن مجید تمام دنیا کے لٹریچر میں اپنے طرز کی ایک ہی کتاب ہے۔ اس کی تصنیف دنیا کی ساری کتابوں سے مختلف طور پر ہوئی ہے۔ اپنے موضوع اور مضمون اور ترتیب کے لحاظ سے بھی وہ ایک نرالی چیز ہے۔ لہٰذا پڑھنے والے کے ذہن کا وہ ''کتابی'' سانچہ جو اَب تک کی کتب بینی سے بنا ہے، اس کتاب کے سمجھنے میں اس کی مدد نہ کرے گا بلکہ الٹا ٹکرائے ہوگا۔ اسے سمجھنے کے لیے اپنے پہلے سے قائم کیے ہوئے قیاسات کو ذہن سے نکال کر اس کی عجیب خصوصیات سے شناسائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے اس کی اصل سے واقف ہونا ضروری ہے، جو خود اس نے اور اس کے پیش کرنے والی مبارک ہستی جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی ہے۔

۱۔ کائنات کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ نے زمین میں انسان کو پیدا کیا اور اسے جاننے، سوچنے اور سمجھنے کی قوتیں دیں۔ بھلائی اور برائی کی تمیز دی۔ انتخاب اور ارادے کی آزادی عطا کی۔ تصرف کے اختیارات بخشے۔ اور فی الجملہ ایک طرف کی خود اختیاری (Autonomy) دے کر اسے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔

۲۔ اس منصب پر انسان کو مقرر کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس کے ذہن نشین کر دی تھی کہ تمہارا اور تمام جہان کا مالک، معبود اور حاکم میں ہوں۔ میری اس سلطنت میں نہ تم خود مختار ہو، نہ کسی دوسرے کے بندے ہو، اور نہ میرے سوا کوئی تمہاری اطاعت و بندگی اور پرستش کا مستحق ہے۔ (جاری)

CS CamScanner

نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں

(3)

تحریم، ایلا اور تخییر

سید سلیمان ندویؒ

تحریم

معمول شریف یہ تھا کہ نماز عصر کے بعد تھوڑی دیر تمام ازواج کے پاس جا کر بیٹھتے تھے۔ اگرچہ آپؐ کے عدل کا یہ حال تھا کہ ذرا کسی کی طرف پلہ جھک نہیں سکتا تھا۔ لیکن اتفاقاً حضرت زینبؓ کے ہاں چند روز تک معمول سے زیادہ دیر تک تشریف فرما رہے۔ اس لیے اوقاتِ مقررہ پر تمام ازواج کو آپ ﷺ کی آمد کا انتظار رہتا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت زینبؓ کے کسی عزیز نے شہد بھیجا ہے۔ چوں کہ شہد آپ ﷺ کو بے انتہا مرغوب ہے، وہ روز آپ ﷺ کے سامنے شہد پیش کرتی ہیں اور آپ ﷺ اخلاق سے انکار نہیں فرماتے۔ اس سے روزانہ معمول میں ذرا فرق آگیا ہے۔

حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ اور حضرت سودہؓ سے ذکر کیا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ نظافت پسند تھے، ذرا سی بو بھی نہایت ناگوارِ خاطر ہوتی تھی۔ شہد کی مکھیاں جس قسم کا پھول چوستی ہیں شہد کی مٹھاس میں اسی قسم کی لذت اور بو ہوتی ہے۔ عرب میں مغافیر ایک قسم کا پھول ہوتا ہے جس کی بو میں ذرا نبیذ کی سی کرختگی ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے دونوں کو سمجھا دیا کہ آں حضرت ﷺ جب تشریف لائیں تو پوچھنا چاہیے کہ 'یا رسول اللہ ﷺ آپ کے منہ سے یہ بو کیسی آتی ہے؟ جب آپ ﷺ یہ فرمائیں کہ شہد کھایا ہے، تو کہنا چاہیے کہ شاید مغافیر کا شہد ہے۔ چناں چہ ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ کو شہد سے کراہت پیدا ہوئی اور عہد کیا کہ اب شہد نہ کھاؤں گا۔ اگر یہ عام انسانوں کا واقعہ ہوتا تو کوئی ایسی بات نہ تھی لیکن یہ ایک شارعِ اعظم کا فعل تھا جس کی ایک ایک بات پر بڑے بڑے قانون کی بنیاد پڑ جاتی ہے، اس لیے خدائے پاک نے اس پر عتاب فرمایا اور سورہ تحریم کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں۔

ایلا

تحریم ہی کے سلسلہ کا واقعہ پیش آیا۔ اس وقت عرب کے دور دراز صوبے زیرِ نگیں ہو چکے تھے۔ مالِ غنیمت،

فتوحات اور سالانہ محاصل کا بے شمار ذخیرہ وقتاً فوقتاً مدینہ آتا رہتا تھا۔ بایں ہمہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی جس زہد وقناعت کے ساتھ بسر ہوتی تھی، اس کا ایک دھندلا سا خاکہ خانہ داری کے عنوان میں گزر چکا ہے۔

فتح خیبر کے بعد، غلہ اور کھجوروں کی جو مقدار ازواجِ مطہراتؓ کے لیے مقرر تھی ایک تو وہ خود کم تھی، پھر فیاضی اور کشادہ دستی کے سبب سال بھر تک بہ مشکل کفایت کر سکتی تھی۔ آئے دن گھر میں فاقہ ہوتا تھا۔ ازواجِ مطہراتؓ میں بڑے بڑے رؤسائے قبائل کی بیٹیاں بلکہ شہزادیاں داخل تھیں، جنہوں نے اس سے پہلے خود اپنے یا اپنے شوہروں کے گھروں میں ناز ونعم کی زندگیاں بسر کی تھیں اس لیے انہوں نے مال ودولت کی یہ بہتات دیکھ کر آپ ﷺ سے مصارف میں اضافہ کی خواہش کی۔

یہ واقعہ حضرت عمرؓ نے سنا تو نہایت مضطرب ہوئے۔ پہلے اپنی صاحب زادی کو سمجھایا کہ تم آں حضرت ﷺ سے مصارف کا تقاضا کرتی ہو، تم کو جو کچھ مانگنا ہو، مجھ سے مانگو۔ خدا کی قسم، حضور ﷺ میرا لحاظ فرماتے ہیں ورنہ تم کو طلاق دے دیتے۔ اس کے بعد عمرؓ ایک ایک بی بی کے دروازے پر گئے اور ان کو نصیحت کی۔ حضرت اُم سلمہؓ نے کہا، عمر! تم ہر چیز میں تو دخل دیتے ہی تھے، اب آپ ﷺ کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دیتے ہو۔ حضرت عمرؓ اس جواب سے افسردہ ہو کر خاموش ہو گئے۔

ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ بیچ میں آپ ﷺ ہیں اور ادھر اُدھر بیویاں بیٹھی ہیں اور مصارف کی مقدار بڑھانے پر مصر ہیں۔

آپؐ اس وقت فکر مند اور خاموش تھے۔ (راوی کا بیان ہے) حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے نبی کریمؐ ہنس پڑیں۔ آخر انہوں نے کہا: یا رسول اللہؐ، اگر بنتِ خارجہ (حضرت عمرؓ کی بیوی) مجھ سے زیادہ خرچ مانگے تو میں کھڑے ہو کر اس کی گردن مروڑ دوں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے، اور فرمایا: یہ خواتین جو میرے گرد بیٹھی ہیں، مجھ سے زیادہ خرچ مانگ رہی ہیں! یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کی گردن پر ہاتھ مارا، اور حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر حضرت حفصہؓ کی گردن پر۔ دونوں نے کہا: تم رسول اللہؐ سے وہ مانگتی ہو جو آپؐ کے پاس نہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہم آئندہ کبھی بھی آں حضرت ﷺ کو زائد مصارف کے لیے تکلیف نہ دیں گے۔

دیگر ازواج اپنے مطالبہ پر قائم رہیں۔ اتفاقاً اسی زمانہ میں آپ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے، پہلوئے

مبارک میں ایک درخت کی جڑ سے خراش آ گئی۔ حضرت عائشہؓ کے حجرہ سے متصل ایک بالا خانہ تھا، جو گویا ان گھروں کا توشہ خانہ تھا، آں حضرتؐ نے یہیں قیام فرمایا، اور عہد کیا کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہراتؓ سے نہ ملیں گے۔ منافقین نے مشہور کر دیا کہ آپ ﷺ نے بیویوں کو طلاق دے دی۔ صحابہؓ مسجد میں جمع ہو گئے گھر گھر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا، ازواجِ مطہراتؓ رو رہی تھیں۔ صحابہؓ میں سے کسی نے خود آپ ﷺ سے واقعہ کی تحقیق کی جرأت نہ کی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی تو وہ مسجد نبویؐ میں آئے۔ تمام صحابہؓ ملول اور چپ تھے۔ حضرت عمرؓ نے آں حضرت ﷺ کی خدمت میں باریابی کی اجازت چاہی، دو بار کوئی جواب نہ ملا، تیسری دفعہ اجازت ہوئی۔ دیکھا کہ آں حضرت ﷺ ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہیں، جسم مبارک پر بان سے بدھیاں پڑ گئی ہیں۔ ادھر اُدھر نظر اٹھا کر دیکھا تو رحمتِ عالمؐ کے توشہ خانہ میں چند مٹی کے برتن اور چند سوکھی مشکوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں بھر آئیں، اور عرض کیا، یا رسول اللہؐ! کیا آپ ﷺ نے بیویوں کو طلاق دے دی۔ ارشاد ہوا، نہیں۔ عرض کیا، میں یہ بشارت عام مسلمانوں کو نہ سنا دوں؟ اجازت پا کر زور سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔

یہ مہینہ ۲۹ روز کا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، میں ایک ایک روز گنتی تھی۔ ۲۹ دن ہوئے تو آپ ﷺ بالا خانہ سے اتر آئے۔ سب سے پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ، آپ نے ایک مہینہ کے لیے عہد فرمایا تھا، ابھی تو انتیس ہی دن ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوا، مہینہ کبھی ۲۹ کا بھی ہوتا ہے۔

تخییر

(اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات کو دنیوی ساز و سامان لے کر رخصتی کا اختیار دیا، تو) آپ ﷺ سب سے پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ عائشہ، میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، اس کا جواب اپنے والدین سے مشورہ کر کے دینا۔ عرض کیا، ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ گزارش کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس امر میں اپنے والدین سے مشورہ لوں۔ میں خدا اور اس کے رسولؐ کو اختیار کرتی ہوں۔ یہ جواب سن کر آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ، میرا جواب دوسری بی بیوں پر ظاہر نہ ہو"۔ ارشاد ہوا کہ "میں معلم بن کر آیا ہوں، جابر بن کر نہیں آیا"۔

(بشکریہ "ماہنامہ دعوۃ" اسلام آباد)

CS CamScanner

ارشادات

حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ (المعروف داتا گنج بخشؒ)

(2)

حکیم سید امین الدین دہلوی

۱۔ اولیاء اللہ کی زندگی مخفی عنایات و اسرار الٰہی کے ساتھ قرب حق میں بہتر ہے نہ کہ دنیا کے اسباب کے ساتھ جو بیوفا اور بدکاروں کا گھر ہے غرض دنیاوی ساز و سامان رضائے الٰہی کے رستہ میں روکنے والے ہیں۔

۲۔ نام غنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہے اور مخلوق اس نام کی مستحق نہیں اور فقر کا نام خلقت کے ہی سزاوار ہے اور حق تعالیٰ پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔

۳۔ صفا کدر کی ضد ہے اور کدر صفات بشریہ میں سے ہے۔ پس در حقیقت صوفی وہ ہے جو کدورت (بشری) سے آگے آگے نکل کر صفائے حق کی طرف متوجہ ہو۔

۴۔ جو شخص محبت الٰہی کی وجہ سے نفسانی خواہشات سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ وہ صاف باطن ہوتا ہے اور جو شخص ذات محبوب حقیقی میں مستغرق اور ماسوا اللہ سے بیزار و فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو جاتا ہے وہ صوفی ہے۔

۵۔ تصوف کا دعویٰ کم کرنا اور اہل تصوف کے ساتھ نیک اعتقاد رکھنا۔

۶۔ صوفی لوگوں کا ظاہری نشان گڈری پہننا ہے۔ اور گڈری پہننا سنت ہے۔

۷۔ تم پر لازم ہے کہ جو تمہارے اختیار میں نہ ہو۔ اس کو لینے کا قصد نہ کرو کیونکہ اگر تم ہزار بار بھی طریقت کے قبول کرنے کے لیے کہو گے تو ایسا نہیں ہوگا کہ ایک لحظہ کے لیے بھی طریقت تمہیں قبول کرے اس لیے کہ یہ کام گڈری پہننے سے نہیں ہوتا بلکہ عشق الٰہی کی سوزش سے ہوتا ہے۔

۸۔ جب طریقت کسی شخص کی آشنا ہوتی ہے تو اس کی امیرانہ قبا بھی فقیرانہ گڈری کی طرح ہو جاتی ہے اور جب وہ

طریقت سے بیگانہ ہوتا ہے تو اس کی گڈری قیامت کے روز بدبختی کا رقعہ اور شقاوت کا فرمان ہوتا ہے۔

۹۔ اہل معرفت الٰہی اس بات سے بالاتر ہیں کہ لباس سے شہرت حاصل کریں۔

۱۰۔ جو شخص اشیاء کے ظاہر پر کفایت کرتا ہے وہ تحقیق کو نہیں پہنچ سکتا۔

۱۱۔ گدڑی ہلکا پن اور فقط آسانی کے پیش نظر پہنی جائے اور جب تک گدڑی کا اصل موجود ہو یعنی استعمال کے قابل ہو اسے ہی کام میں لایا جائے اور جہاں سے پھٹ جائے وہاں ٹکڑا لگا دیا جائے۔

۱۲۔ گدڑی کا پہننا دو گروہوں کے لیے درست ہے ایک تو دنیا سے قطع تعلق کرنے والوں کے لیے دوسرے مشتاقانِ مولیٰ کے لیے۔

۱۳۔ رضا دو قسم کی ہوتی ہے (اوّل) خداوند تعالیٰ کا بندہ سے راضی ہونا (دوم) بندہ کا خداوند تعالیٰ سے راضی ہونا۔ رضائے الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے لیے ثواب و نعمت و کرامت عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور رضائے بندہ کی حقیقت خدائے تعالیٰ کے فرمان پر ثابت قدم ہونا۔ اور اس کے حکم کی تعمیل کے یے سر تسلیم خم کر دینا ہے۔

۱۴۔ بندہ کی رضا یہ ہے کہ اس کا دل قضائے الٰہی دونوں طرفوں سے خواہ قضائے منع ہو خواہ قضائے عطا ہو۔ یکساں طور پر مطمئن اور راضی ہو۔ اور اس کا باطن احوال کے دیکھنے سے خواہ جمالی ہوں خواہ جلالی مستقیم اور قائم ہو۔ چنانچہ اگر قضائے الٰہی کسی چیز کے عطا کرنے پر ٹھہر جائے یا اس کے عطا کرنے پر سبقت کرے تو بندہ کی رضا میں دونوں باتیں مساوی ہوں۔ یعنی اس کا دل دونوں حالتوں میں برابر راضی رہے۔ اور اگر ہیبت و جلال الٰہی سے وہ جل جائے یا نور و لطف جمال حق سے روشن ہو جائے۔ تو یہ روشن ہونا اور جلنا اس کے نزدیک یکساں ہو۔

۱۵۔ رضا کی اصل حقیقت یہ ہے کہ بندہ اس بات پر یقین رکھے۔ کہ کسی چیز کا دینا اور نہ دینا اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ سے ہے اور اس بات کا بھی اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب احوال میں اس کو دیکھتا ہے۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کے لیے رضا خسارہ ہے اس لیے کہ غیر سے راضی ہونا بڑی ہلاکت ہے اور حق تعالیٰ پر راضی ہونا صریح سعادت ہے جس سے آخرت کی عافیت ملتی ہے۔ اور رضا باعث رضوان الٰہی ہے۔

CamScanner

۱۷۔ تصوف کے مقامات میں سب سے پہلا مقام توبہ ہے۔دوسرا انابت۔تیسرا زہد اور چوتھا توکل ہے۔

۱۸۔ صوفی کو جائز نہیں کہ سچی توبہ کیے بغیر انابت کا دعویٰ کرے اور سچی انابت کے بغیر زہد کا اور زہد کے بغیر توکل کا۔

۱۹۔ حال وہ کیفیت ہے جو حق تعالیٰ کی طرف سے دل پر طاری ہوتی ہے جب وہ کیفیت طاری ہوتی ہے تو اپنی کوشش سے اسے ہٹا نہیں سکتے اور جب وہ چلی جاتی ہے تو تکلف اور کوشش سے اسے حاصل نہیں کر سکتے۔

۲۰۔ مقام بندہ کے اعمال سے متعلق ہے اور حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلق رکھتا ہے۔

۲۱۔ رضا مقامات سلوک کی انتہا اور احوال کی ابتداء ہے اور یہ وہ محل ہے کہ اس کی ایک طرف کسب ومجاہدہ اور دوسری طرف محبت وغلبہ اشتیاق ہے اور اس سے بالاتر کوئی اور مقام نہیں اور یہاں آکر انسان کے تمام مجاہدات ختم ہو جاتے ہیں۔پس اس کی ابتداء تو بندہ کے کسب وریاضت سے ہوتی ہے۔اور انتہا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر۔

جو لوگ مشتعل ہوکر صرف لڑنا جانیں اور خاموش ہوکر دوررس نتائج کی تیاری نہ کریں،ان کے لیے یہاں صرف بربادی کا انجام ہے،ناممکن ہے کہ خدا کی دنیا میں وہ کامیاب ہوسکیں،کیسی عجیب بات ہے کہ جو کامیابی پیغمبر ﷺ نے عدم تشدد اور نہ ٹکرانے کی پالیسی اختیار کرکے حاصل کی،اس کو بعض لوگ ٹکرانے کا طریقہ اختیار کرکے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔(سماجی تبدیلی کی حکمت عملی،اُسوہ حسنہ کے تناظر میں، از مفتی سعید الرحمٰن،ص،۲۱۔شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن)

ندامت کے آنسو

(مولانا جلال الدین رومیؒ)

قاری خورشید احمد

ایک خوش الحان آدمی سارنگی بجایا کرتا تھا۔اس کی آواز پر مرد وعورت بچے سبھی قربان تھے۔کبھی مست ہوکر گاتا ہوا جنگل سے گزرتا تو چرند پرند اس کی آواز سننے کے لیے جمع ہو جاتے۔ان بھول بھلیوں میں جب یہ عمر گزار بیٹھا اور بڑھاپے کے آثار نمودار ہوگئے تو آواز پیری کے سبب بھدی ہوگئی تو عشاق آواز بھی رفتہ رفتہ کنارہ کش ہو گئے، اور نہ ہی اس کی سارنگی میں وہ سوز رہا۔اب وہ جدھر سے گزرتا کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا۔

نام وشہرت سو رخصت ہو گئے۔ویرانی اور گمنامی میں فاقے پر فاقے گزرنے لگے۔اس پر بے کسی کا عالم تھا۔خلق کی اس خود غرضی کو دیکھ کر ایک دن بہت مغموم ہوا اور دل میں کہنے لگا: ''یا اللہ جب میں خوش آواز تھا تو مخلوق مجھ پر پروانہ وار گرتی تھی اور ہر طرف میری تواضع ہوتی تھی۔اب بڑھاپے کی وجہ سے آواز خراب ہوگئی ہے تو یہ ہوا پرست اور خود غرض لوگ میرے سائے سے بھی گریزاں ہو گئے ہیں۔ہائے! ایسی بے وفا مخلوق سے میں نے دل لگایا۔ یہ تعلق کس درجہ پرفریب تھا۔کاش! میں آپ کی طرف رجوع ہوا ہوتا، اپنے شب وروز تیری ہی یاد میں گزارتا اور تجھی سے ہی امیدیں وابستہ رکھتا تو آج یہ دن نہ دیکھتا''۔

سارنگی بجانے والا دل ہی دل میں نادم ہو رہا تھا، اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔اس نے ایک آہ بھری اور خلقِ خدا سے منہ موڑ کر دیوانہ وار مدینہ منورہ کے قبرستان کی طرف روانہ ہوگیا اور ایک پرانے غار نما گڑھے میں جا بیٹھا۔روتے ہوئے اس نے عرض کیا: ''اے اللہ! آج میں تیرا مہمان ہوں ساری مخلوق نے مجھے چھوڑ دیا ہے تو اب بجز تیری بارگاہ کے میرے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں۔اے اللہ آشنا بیگانے ہو چکے، اپنے پرائے ہو چکے اب سوائے تیرے میرا کوئی آسرا نہیں۔'' سارنگی بجانے والا اس طرح آہ وزاری میں مشغول تھا اور اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ بارگاہِ الٰہی میں اس کے یہ ندامت کے آنسو قبول ہو گئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا کہ میرا فلاں بندہ جو اپنی

CamScanner

خوش آوازی کے سبب زندگی بھر مخلوق میں مقبول ومحبوب رہا، اور اب بوجہ پیری (بڑھاپا) آواز خراب ہو جانے سے ساری خلقت نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اس کی یہ ناکامی میری طرف رجوع کا سبب بن گئی ہے۔ اس کے پاس جا کر اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ ہم نے اپنے فضل کو اس کے لیے خاص کر دیا ہے۔ اب اسے مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً اُٹھے اور ضرورت کا سامان لے کر اس کی طرف چل دیے قبرستان کے نزدیک شکستہ غار نما گڑھے میں ایک بزرگ انہیں سوئے ہوئے نظر آئے جن کا چہرہ اور داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔ اسی اشکِ ندامت سے ان کو یہ مقام ملا تھا۔

پیر جنگی کے بود خاص خدا
حبذا اے سر پنہاں حبذا

سارنگی بجانے والا بڑھا کب خاص اور مقبول ہو سکتا تھا مبارک ہو اے راز پنہاں مبارک ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس غار کہنہ (پرانہ غار) کے سامنے کھڑے ہو گئے، تا کہ بزرگ بیدار ہوں تو ان سے ملاقات کروں۔ اسی اثنا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھینک آ گئی جس سے ان کی آنکھ کھل گئی۔ خلیفۃ المسلمینؓ کو دیکھ کر غلبہ ہیبت سے وہ کانپنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ بزرگ لرز رہے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ خوف مت کرو۔ میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے بہت بڑی خوش خبری لایا ہوں۔ سارنگی والے کو جب آپ رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک سے حق تعالیٰ کے الطاف وعنایات کا علم ہوا تو اس مشاہدہ رحمتِ الٰہی سے اس پر شکر و ندامت کا حال طاری ہو گیا۔ اپنے ہاتھ کو ندامت سے چبانے لگا اور اپنے اوپر غصہ ہونے لگا اپنی غفلت اور حق تعالیٰ کی رحمت کا خیال کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کہ اے میرے آقائے بے نظیر میں اپنی نالائقی اور غفلت کے باوجود آپ کی رحمتِ بے مثال کو دیکھ کر مارے شرم کے پانی پانی ہو رہا ہوں۔ جب سارنگی والا بزرگ خوب رو چکا اور اس کا درد حد سے گزر گیا تو اپنی سارنگی کو غصے سے زمین پر پٹخ کر ریزہ ریزہ کر دیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تُو نے ہی مجھے حق تعالیٰ کی محبت ورحمت سے محروم رکھا تھا۔ تُو نے شاہِ راہِ حق سے میری رہزنی کی تھی تو نے ہی ستر سال تک میرا خونِ جگر پیا یعنی تیری ہی وجہ سے لہو ولعب، کھیل تماشا اور نافرمانی کرتے کرتے بوڑھا ہو گیا۔ اس بوڑھے مرد کی فریاد سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں بھی اشکبار ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے شخص تیری یہ گریہ وزاری

اب تیرے قلب و باطن کی صفائی کی دلیل ہے۔

تیری جان اب حق تعالیٰ کے قرب سے زندہ اور روشن ہوگئی ہے۔اللہ عزوجل کے حضور گنہ گار کے آنسوؤں کی بڑی قدر و قیمت ہے۔

کہ برابر می کند شا مجید
اشک را در وزن با خون شہید

حق تعالیٰ گنہ گار بندے کے ندامت سے نکلے ہوئے ایک آنسو کو شہید کے قطرۂ خون کے ہم وزن رکھتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت مبارکہ کے فیض سے اسے نئی زندگی ملی اور ندامت کے آنسوؤں کے سبب اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا فضل فرما دیا۔

درسِ حیات

☆ اپنی غلطیوں اور گناہوں پر نادم ہو کر تائب ہونے سے اللہ کریم معاف فرما دیتے ہیں۔

☆ رب تعالیٰ کے ہاں گناہگار کے آنسوؤں کی بڑی قدر و قیمت ہے۔

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: یارسول اللہؐ۔: میرا دل بہت ہی سخت ہے۔ اس کا کیا علاج کروں''۔؟ آپؐ نے فرمایا: یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو، اور غریبوں کو کھانا کھلایا کرو''۔

[مسند احمد بن حنبل]

آؤ چلیں! ذرا قبر کی پکار بھی سن لیں

مولانا حبیب اللہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مُردے کو قبر میں دفن کرتے ہیں ۔۔تو قبر سے یہ آواز آتی ہے ۔۔کہ اے شخص! تو کتنا غافل اور بے فکر تھا کہ تو میرے سینے کو ساری عمر بڑی بے دردی سے روندتا رہا ۔۔حالانکہ تو جانتا تھا کہ تیری آخری منزل میں ہوں اور میرے اندر کیڑوں کی پناہ گاہیں ہیں ۔۔میں رنج و تکلیف کی جگہ ہوں ۔۔ میں وہ ہیبت ناک جگہ ہوں ۔۔ جہاں صرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے لیکن افسوس! تو نے کبھی نہیں سوچا کہ میں (قبر) مرنے والوں کے کفن پھاڑ دیتی ہوں ۔ بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہوں ۔۔

خون چوس لیتی ہوں ۔۔گوشت کھا لیتی ہوں اور آدمی کے جوڑ جوڑ جدا کر دیتی ہوں ۔

آؤ! قبر والوں کے پاس چلیں

حضرت سیدنا صالح مرقدی کا گزر کچھ عالی شان مکانات کی طرف ہوا ۔تو فرمایا: اے بلند و بالا عمارتو!

وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں تعمیر کیا اور جنہوں نے سب سے پہلے تم کو آباد کیا ۔غیب سے آواز گونجی ۔

جو لوگ پہلے ان مکانات میں رہتے تھے ۔۔

ان کے نام و نشان مٹ گئے ۔۔اب ان کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہا ۔۔ان کے بدن خاک میں مل گئے ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص جنت کا طالب ہے ۔۔وہ نیک اعمال میں سبقت کرے ۔۔

اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ شہوات اور گناہوں سے رُک جائے ۔ جسے موت کا یقین ہے دنیا کی لذتیں اس کے پاس بھٹکنے نہیں پاتیں اور جس نے دنیا کی حقیقت پہچان لی ۔ مصیبتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں ۔

ایک نیک شخص نے کسی بزرگ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ آؤ ہمارے ساتھ قبر والوں کے پاس چلو تا کہ میں ان کے پاس جا کر عہد باندھوں ۔۔تو بزرگ میرے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ ہم قبرستان میں پہنچ گئے ، وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھ کر انہوں نے مجھے فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے اگر ان مُردوں میں سے کوئی تمنا کرے تو کیا کرے گا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! وہ یہ تمنا کرے گا کہ اس کو دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تاکہ وہ اللہ کی اطاعت کرے اور اپنی اصلاح کرے۔۔

یہ سن کر فرمایا: ہم ابھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ اتنا کہہ کر بزرگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر پہلے سے زیادہ عبادت وریاضت میں خوب مشقت برداشت کی اور بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوگئے۔ (انمول واقعات)

دنیا کے اے مسافر! یہ سفر کہاں ختم ہوگا؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

انسان چند دنوں کا مہمان ہے۔۔

جب ایک دن گزر گیا۔۔ تو سمجھو ایک حصہ ختم ہوگیا۔۔

انہی کا قول ہے کہ۔۔۔ اے ابن آدم!

تمہیں دو سواریاں (رات دن) سفر کرا رہی ہیں۔

رات دن کے حوالے اور دن رات کے حوالے کرتے رہتے ہیں۔۔ یہاں تک کہ یہ تمہیں قبر کے حوالے کردیں گے۔ (سفر آخرت کی تیاری کریں) (بشکریہ: محاسن اسلام)

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا، کہ ہے غارت گر باطل بھی تو
بے خبر: تو جوہرِ آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

(اقبالؒ)

یہ آنسو بڑے قیمتی ہیں

ابو عبید اللہ

ایک انصاری صحابی نے تہجد پڑھی۔۔اور پھر بیٹھ کر بہت روئے۔۔کہتے تھے کہ میں اللہ ہی سے فریاد کرتا ہوں جہنم کی آگ سے حفاظت کی۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے آج فرشتوں کو رُلا دیا۔۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں۔۔
ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو۔۔دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستہ میں گرا ہو۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
جب تم میں سے کوئی اللہ کے خوف سے روئے۔۔
پس اپنے آنسوؤں کو نہ پونچھے اور چھوڑ دے۔۔ان آنسوؤں کو کہ چہرے پر بہتے رہیں تو اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں ملے گا۔۔حق تعالیٰ گنہگاروں کے اشک ندامت کو۔۔اور شہیدوں کے خون کو۔۔وزن میں برابر رکھتے ہیں۔۔کیا ہی اچھا شعر کسی نے کہا ہے:

اس دِل پہ خدا کی رحمت ہو
جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اِک بار خطا ہو جاتی ہے
تو سو بار ندامت ہوتی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی اُمت میں کوئی ایسا بھی ہے۔۔جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو؟

آپ نے فرمایا: ہاں! جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا ہے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جب بندۂ گنہگار یا خدا! یا خدا! کہہ کر استغفار کرتا ہے۔۔اور اس کا آہ و نالہ اور اس کے اخلاص کا دھواں آسمان تک جاتا ہے۔۔(بلکہ گنہگاروں کے نالوں کی خوشبو آسمانوں کو پار کر کے عرش تک پہنچتی ہے) تو اس وقت فرشتے اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں کہ:

اے خدا! آپ کا بندہ مومن عاجزی کر رہا ہے اور آپ کے علاوہ کسی کو اپنا سہارا نہیں سمجھتا۔۔

آپ تو بیگانوں کو عطا فرماتے ہیں اس گنہگار پر اپنی رحمت نازل فرما دیجئے۔۔اور اس کی آہ و بکا کو شرف قبولیت عطا فرما دیجئے۔۔اور جو حاجت یہ پیش کر رہا ہے اس کو پورا فرما دیجئے۔۔اور اے قاضی الحاجات! اس کی عطا میں تاخیر نہ فرمایئے۔

اللہ والے یہ تین کلمات

آپس میں ایک دوسرے کو لکھا کرتے تھے۔۔۔

۱۔ جو شخص آخرت کے کام میں مشغول ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے کاموں کو درست فرما دیتے ہیں اور ان کی ذمہ داری خود لے لیتے ہیں۔

۲۔ جو شخص اپنی باطنی حالت کو درست کر لے (کہ قلب کا رُخ سب سے ہٹا کر۔۔اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دے)۔تو اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت خود بخود درست فرما دیتے ہیں۔

۳۔ جو شخص اللہ کے ساتھ اپنے معاملہ کو صحیح و درست کر لے تو اللہ اس کے اور تمام لوگوں کے درمیان کے معاملات کو خود درست فرما دیتے ہیں۔ (بشکریہ: محاسن اسلام)

نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو سلام کیا کرے، راستے سے گزرنے والا بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے۔اور تھوڑے آدمی، بڑی جماعت کو سلام کیا کریں۔سوار آدمی کو چاہیے کہ وہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے'' (بخاری)

CamScanner

چیدہ چیدہ

ایک دیہاتی کے سوالات اور رسول اللہ ﷺ کے جوابات

ڈاکٹر محمد میاں صدیقی ؒ

ایک دیہاتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہو! دیہاتی نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ:

☆ میں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قناعت اختیار کرو، امیر ہو جاؤ گے۔

☆ میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، عالم بن جاؤ گے۔

☆ عزت والا بننا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کرو، باعزت بن جاؤ گے۔

☆ میں اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

☆ میں عادل بننا چاہتا ہوں؟ جواب فرمایا: جسے اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو، وہی دوسروں کے لیے پسند کرو۔

☆ طاقت ور بننا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر توکل (بھروسا) کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے ذکر اللہ کرتے رہا کرو۔

☆ رزق کی کشادگی چاہتا ہوں؟ جواب فرمایا: ہمیشہ باوضو رہا کرو۔

☆ دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام کھانے سے بچو (حرام نہ کھاؤ)۔

☆ ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں؟ جواب فرمایا: اخلاق اچھے کرلو۔

☆ قیامت کے روز اللہ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں؟ جواب فرمایا: جنابت کے بعد فوراً غسل کرلیا کرو۔

☆ گناہوں میں کمی چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے استغفار کیا کرو۔

☆ قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں؟ جواب فرمایا: ظلم کرنا چھوڑ دو۔

☆ میں چاہتا ہوں اللہ مجھ پر رحم کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرو۔ میں چاہتا ہوں، اللہ میری پردہ پوشی کرے؟ جواب فرمایا! لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

☆ میں رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بدکاری (زنا) سے بچو۔

☆ میں چاہتا ہوں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہو جاؤں؟ جواب فرمایا: جو اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کا محبوب ہو، اسے محبوب بنالو۔

☆ اللہ کا فرماں بردار بنا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔

☆ احسان کرنے والا بنا چاہتا ہوں؟ جواب فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو، گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، وگرنہ یہ سمجھو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

☆ یارسول اللہ ﷺ! کس عمل سے معافی دلائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آنسو، عاجزی اور بیماری۔

☆ کیا چیز دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گی؟ جواب فرمایا: دنیا کی مصیبتیں (صبر کے ساتھ برداشت کرنے پر)

☆ اللہ کے غصے کو کیا چیز ٹھنڈا کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چپکے چپکے صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرتے رہنا۔

☆ سب سے بڑی برائی کیا ہے؟ جواب فرمایا: بُرے اخلاق اور بخل۔

☆ سب سے بڑی اچھائی کیا ہے؟ جواب فرمایا: اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔

☆ میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔ (کنز العمال، مسند احمد)۔ (بشکریہ روزنامہ ''جنگ'')

''تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور اچھے مؤمن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں، جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ وہ یہ کہ اپنے درمیان سلام کو عام کرو''۔

(حدیث، مسلم)

CamScanner

علامہ اقبال اور عشق رسول ﷺ

(1)

ترتیب وتدوین: پروفیسر محمد سرور شفقت

علامہ اقبالؒ کے مضمون میں بعض پرانے اور ادیبانہ الفاظ تھے قارئین کرام کی سہولت کے لیے ان کو تبدیل کیا گیا ہے تاکہ سمجھے میں آسانی ہو۔ (مدیر)

فلسفہ کی گہرائی اور خداشناسی

علامہ اقبالؒ کا مدار فکر اور زندگی گزارنے کا طریقہ اسوہ رسولؐ کے مطابق رہا ان کا سینہ اور فکر عشق سے معمور رہا، علم وہ نہیں جو سوز دِماغ ہے بلکہ جو سوز جگر ہے اور عشق وہ نہیں جو خواہش کے پیروکاروں کا شعار ہے۔ بلکہ جو اللہ کے بندوں کا طریقہ کار ہے۔ علم سے انہوں نے راستہ معلوم کیا اور عشق سے منزل کو پایا۔ بیکن نے سچ کہا ہے کہ فلسفے کا تھوڑا علم انسان کو خدا سے بیزار اور گہرا علم خدا کا پرستار بنا دیتا ہے اور اقبالؒ بلاشبہ فلسفے کے گہرے عالم تھے وہ اتنی گہرائی میں اتر کر عشق رسولؐ کے موتی چن کر باہر لائے۔ اور انہیں اپنے دامن میں سجا کر پوری دنیا کو دعوت نظارہ دی اور بڑی بلند آہنگی اور خود اعتمادی سے کہا۔ اے منطق وکلام کے متوالو! اس کلام کو پڑھو جو اُمی نبی ﷺ پر اُترا ہے۔ شاید تمہارا کام بن جائے۔ اے افلاطون اور ارسطو کے شیدائیو! ان کی بارگاہ میں پہنچ کر کچھ سیکھو جن کے ہاتھوں نے تختی کو چھوا اور نہ ان کی انگلیوں نے کبھی قلم پکڑا۔ لیکن لوح وقلم کے سارے راز ان پر منکشف ہو گئے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۱۔ اپریل ۱۹۹۴ء)

والدین کی تربیت

اقبال کو عشق رسول ﷺ اپنے والد سے ورثہ ملا تھا شیخ نور محمد نے جب بھی اقبال کو کچھ سمجھانا ہوتا یا تنبیہ کرنا ہوتی تو وہ قرآن پاک کے حوالے سے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت یا تعلیمات کے حوالے سے کرتے۔ علامہ محمد اقبالؒ کے والد محترم شیخ نور محمدؒ کے عشق مصطفیٰ کی کیفیت کا ایک واقعہ علامہ اقبالؒ کے حوالے سے فقیر سید وحید الدین نے یوں تحریر کیا ہے۔

''مثنوی رموزِ بے خودی میں علامہ نے اپنے لڑکپن کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک سائل بھیک مانگتا اور صدا لگاتا ہوا ان کے دروازے پر آیا یہ گدائے مبرم یعنی اڑیل فقیر تھا۔ دروازے سے ٹلنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ اس کے بار بار چیخ چیخ کر صدا لگانے پر علامہ اقبالؒ نے طیش میں آکر اسے مارا۔ علامہ کے والد اس حرکت پر بہت آزردہ اور ناراض ہوئے۔ اور دل گرفتہ ہو کر بیٹے سے کہا کہ ''قیامت کے دن جب خیر الرسل کی امت سرکار کے حضور جمع ہوگی تو یہ گدائے دردمند تمہارے اس برتاؤ کے خلاف حضور رسالت مآب ﷺ سے فریاد کرے گا''۔

علامہ کے والد ماجد اپنے ریش سفید کا واسطے دے کر بیٹے کو کہتے ہیں کہ مجھے میرے آقا و مولا کے حضور یوں رسوا نہ کرو۔ تم چمن محمدی ﷺ کی ایک کلی ہو وہی اخلاق اپناؤ جو حضور ﷺ کو پسند ہیں۔ فقیر وحید الدین لکھتے ہیں کہ شیخ نور محمد علیہ الرحمۃ کے حسن تربیت کا یہ اعجاز تھا کہ جب علامہ اقبالؒ قرآن کی آیت اور حدیثِ رسول سنتے تھے تو فوراً گردن جھکا کر متوجہ ہو جاتے۔ (روزگار فقیر جلد دوم۔ ص ۱۵۲)

کوہِ اُحد پر لرزہ طاری ہو گیا

سید نذیر نیازی کی روایت ہے کہ ''ایک مرتبہ ایک صاحب نے علامہ اقبالؒ کے سامنے بڑے اچنبھے کے ساتھ اس حدیث کا ذکر کیا کہ رسول ﷺ اصحابِ ثلاثہ کے ساتھ اُحد تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں اُحد لرزنے لگا اور حضور ﷺ نے فرمایا ''ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اس پر پہاڑ ساکن ہو گیا''۔ علامہ اقبالؒ نے حدیث سنتے ہی کہا۔ ''اس میں اچنبھے کی کون سی بات ہے؟ میں اس کو استعارہ و مجاز نہیں، بالکل ایک مادی حقیقت سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے لیے کسی تاویل کی حاجت نہیں۔ اگر تم حقائق سے آگاہ ہوتے تو تمہیں معلوم ہوتا کہ ایک نبی کے نیچے مادے کے بڑے سے بڑے تودے بھی لرزا ٹھتے ہیں۔ مجازی طور پر نہیں، واقعی لرزا ٹھتے ہیں''۔ (اقبال کامل ص: ۶۴ اور جوہر اقبال ص: ۳۸)

نورِ بصیرت کا راز

ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ رسول مقبول ﷺ کا دیدار کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا ''پہلے حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرو اور اپنی زندگی کو اسی میں ڈھالو اور پھر اپنے آپ کو دیکھو۔ یہی ان کا دیدار ہے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ کو اتنی بصیرت کیسے حاصل ہوئی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ اکثر اوقات رسول کریم ﷺ پر درود بھیجتا رہتا ہوں۔ اب تک ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے۔

آپ کے صاحبزادہ ڈاکٹر جاوید اقبال لکھتے ہیں کہ میں نے اماں جان کی موت پر بھی انہیں روتے نہیں دیکھا مگر قرآن سنتے وقت یا رسول اکرم ﷺ کا نام زبان پر آتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔۱۹۳۳ء میں ایک نوجوان نے علامہ اقبالؒ سے اس بارے میں استفسار کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو درخت تعظیم سے جھک جاتے۔ اس کا کیا مفہوم ہے؟ کیوں کہ یہ بات ماورائے فطرت معلوم ہوتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے جواب دیا کہ تمہارا ذہن مختلف راستے پر منتقل ہو گیا ہے۔ تم الجھ کر رہ گئے ہو۔ قدرت کے مظاہرے اور درختوں کے جھکنے میں بھائی یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عشق بتا تا ہے۔ کہ ان کی آنکھ یہ دیکھتی ہے ''اگر تمہیں عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ نصیب ہو تو تم بھی دیکھو گے کہ دنیا ان کے سامنے جھک رہی ہے''۔

(ماہنامہ فکر ونظر مارچ ۱۹۷۹ء رسالت مآب اور اقبال ۔۔رحیم بخش شاہین)

مَا ترا جوئیم و تو از دیدہ دُور
نے غلط، مَا کور و تو اندر حضور

علامہ اقبال

ہم آپ کو ڈھونڈتے ہیں اور آپ ہماری آنکھوں سے دور ہیں
نہیں یہ بات نہیں، آپ سامنے ہیں، مگر ہم اندھے ہیں

برکات کا نزول

علامہ اقبالؒ سید غلام میراں شاہ کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ! آپ کو اس امر کی توفیق دے کہ آپ اپنی قوت، ہمت، اثر و رسوخ اور دولت و عظمت کو حقائق اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف کریں''۔

ان کو ایک اور خط میں لکھتے ہیں۔

''میں آپ کے وجود کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا اخلاص اور وہ محبت جو آپ کو حضور رسالت مآب ﷺ سے ہے آپ کے خاندان پر بہت بڑی برکات کے نزول کا باعث ہو گی''۔

اسم اعظم

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کی خدمت وہی کر سکتا ہے جو عشق محمدی ﷺ سے سرشار ہو اور جس کو

CamScanner

حضور ﷺ کی ذات اور تعلیمات پر پورا پورا یقین ہو۔ شیخ اعجاز احمد (علامہ اقبالؒ کے بھتیجے) کہتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی (ہمشیرہ اقبال) نے بتایا کہ میاں جی کو اسم اعظم معلوم ہے اور انہوں نے اسے اقبال کو بتا دیا ہے۔ علامہ اقبالؒ لاہور سے سیالکوٹ تشریف لائے تو ایک روز اعجاز صاحب نے ان کے پاؤں دباتے ہوئے پوچھا۔ میں نے سنا ہے کہ میاں جی نے آپ کو اسم اعظم بتا دیا ہے۔ فرمایا یہ بات تم میاں جی سے ہی پوچھنا۔ چنانچہ ایک دن اعجاز صاحب نے میاں جی سے اسم اعظم کے بارے میں دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مشکلوں کو آسان کرتی ہے۔ اس لیے دعا ہی اعظم ہے۔ پھر فرمایا قرآن کریم میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی اچھی صفات ہیں جس کے ذریعے سے اس سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ مثلاً صحت کے لیے یا شافی، رزق کے لیے یا رازق۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دوسرے صفاتی نام پکارنے سے مشکلیں حل ہوتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ الفاظ صرف زبان سے ہی نہیں دل سے بھی نکلیں اور دل اللہ تعالیٰ کی صفت پر یقین بھی رکھتا ہو۔ اس کے بعد کہا کہ قبولیت دعا کے لیے ایک نسخہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر دعا سے پہلے اور بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ کیوں کہ درود سے بڑھ کر اور کوئی اسم اعظم نہیں اور تمہارے چچا کو میں نے اسی ''اسم اعظم'' کی تلقین کی ہے۔ (ماہنامہ کوثر نومبر ۱۹۸۸ء اقبال کیسے بنتا ہے۔ ص ۱۴۔۱۳)

رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ:

''غالباً ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے کہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا۔ علامہ اقبال اس جلسے کے صدر تھے۔ جلسے میں کسی خوش الحان نعت خواں نے مولانا احمد رضا صاحب کی ایک نعت شروع کر دی۔ ایک مصرعہ یہ تھا۔ رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ۔

نظم کے بعد علامہ اقبال اپنی صدارتی تقریر کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور دو شعر ارشاد فرمائے۔

تماشہ تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ
تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ

(نوادرِ اقبال۔ سرسید بک ڈپو علی گڑھ۔ ص ۲۵)

(بحوالہ راجا رشید محمود اقبال و احمد رضا ۱۹۷۷ء ص ۳۳)

قیمتی آنسو:

ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی زندگی کا سب سے زیادہ، ممتاز، محبوب اور قابل قدر وصف جذبہ عشق رسول ﷺ ہے۔ اس کا اظہار ان کی چشم نمناک اور دیدہ تر سے ہوتا تھا کہ جہاں کسی نے حضور ﷺ کا نام نامی ان کے سامنے لیا۔ ان پر جذبات کی شدت اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ رسول اکرم ﷺ کا نام آتے یا آپ ﷺ کا ذکر چھڑتے ہی علامہ اقبالؒ پر وارفتگی طاری ہو جاتی۔ رسول کریم ﷺ کی محبت میں علامہ اقبالؒ کے احباب نے انہیں بارہا آنسو بہاتے دیکھا تھا۔ فقیر سید وحید الدین لکھتے ہیں کہ ''میں نے ڈاکٹر صاحب کی صحبتوں میں عشق رسول ﷺ کے جو مناظر دیکھے ہیں ان کا لفظوں میں پوری طرح اظہار بہت مشکل ہے۔ وہ کیفیتیں بس محسوس کرنے کی تھیں۔ (فقیر سید وحید الدین، روزگار فقیر جلد اول ص ۹۴)

مولانا عبدالرحمٰنؒ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور نے ایک بار محفل درود شریف کے بعد بیان فرمایا کہ ایک صاحب حضرت علامہ اقبالؒ کے پاس حج کے بعد ملاقات کے لیے آئے۔ علامہ نے اس سے سفر حرمین شریفین کے بارے میں گفتگو کی اور پوچھا روضہ رسول کریم ﷺ پر بھی حاضری دی تھی۔ اس آدمی نے کہا جی! علامہ اقبال پر فوراً رقت طاری ہو گئی اور اس آدمی سے کہا کہ تمہارے پاؤں آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے در سے ہو کر آئے ہیں۔ انہیں میرے چہرے پر پھیر دو۔ وہ آدمی یہ سن کر گھبرا گیا۔ تمام حاضرین مجلس زار و قطار رونے لگے۔ حضرت علامہ اقبالؒ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔

چشم نمناک:

فقیر سید وحید الدین لکھتے ہیں کہ: ''ڈاکٹر صاحب کا دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے موجزن تھا۔ زندگی کے آخری زمانے میں تو یہ کیفیت اس انتہا کو پہنچ گئی تھی کہ ہچکی بندھ جاتی تھی۔ آواز بھرا جاتی تھی۔ اور وہ کئی کئی منٹ مکمل سکوت اختیار کر لیتے تھے۔ تا کہ اپنے جذبات پر قابو پا سکیں اور گفتگو جاری رکھ سکیں''۔

(فقیر سید وحید الدین، روزگار فقیر جلد اول ص: ۹۴)

آنسوؤں کی زبانی:

فقیر سید وحید الدینؒ لکھتے ہیں: ''جب ڈاکٹر صاحب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے واپس

آ ئے تو والد صاحب مرحوم ان سے ملنے گئے۔ بڑی مدت بعد ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی تھی اس لیے بڑے تپاک سے ملے، اور ڈاکٹر صاحب سے ان کے سفر کے تجربات کے متعلق گفتگو ہونے لگی۔ والد صاحب مرحوم نے اثنائے گفتگو کہا ''اقبال! اگر تم یورپ ہو آئے۔ مصر اور فلسطین کی بھی سیر کی تو کیا اچھا ہوتا کہ واپسی پر روضہ اطہر کی زیارت سے بھی آنکھیں نورانی کر لیتے''۔ یہ سنتے ہی ڈاکٹر صاحب کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ چہرے پر زردی چھا گئی اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ چند لمحے تک یہی کیفیت رہی۔ پھر کہنے لگے فقیر! میں کس منہ سے روضہ اطہر پر حاضر ہوتا''۔

مرزا جلال الدین بیرسٹر کہتے ہیں:

''حضرت علامہؒ کی طبیعت کا یہ سوز و گداز عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کی سرشاری اور استغراق کے درجے پر جا پہنچا۔ آخر میں تو یہ حال ہو گیا تھا کہ ذرا حضور ﷺ کا نام کسی کی زبان پر آیا اور آپ کی آنکھیں پُرنم ہوگئیں۔ اسی طرح آپ کو فریضہ حج کی ادائیگی اور روضہ مبارک کی زیارت کی شدید آرزو تھی جو وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی جاتی تھی۔ آخر زمانے میں بیماریوں اور ضعف کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا۔ مگر اس وقت بھی یہی لگن تھی کہ شاید طاقت عود کر آئے اور مجھے یہ مقدس سفر نصیب ہو جائے''۔

(جلال الدین بیرسٹر ملفوظات اقبال) (جاری)

''مسلمانو۔! ہمارا پروگرام، قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ قرآن پاک کو غور سے پڑھیں، قرآنی پروگرام کے ہوتے ہوئے، مسلم لیگ۔ مسلمانوں کے لیے کوئی دوسرا پروگرام پیش نہیں کر سکتی''۔

[۱۳ نومبر ۱۹۳۹ء کو عید کے موقعہ پر مسلم نوجوانوں کے نام پیغام]

شاعر ظرافت و لطافت ۔۔ اسد جعفری سے ملاقات

محمد شاہد رانا

یہ سال 1987ء کی آخری سہ ماہی تھی۔ تعلیمی سیشن اپنے عروج پر تھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول کے طلبہ میں گزشتہ چند دنوں سے بڑا جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ آئندہ چند روز میں ضلع بھکر کے محکمہ تعلیم کے افسر اعلیٰ سکول میں معائنہ کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ اس روز سکول میں پہلے سے زیادہ نظم و ضبط تھا اور اُجلا اُجلا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر وہ لمحہ آن پہنچا جس کا انتظار تھا۔ جب افسر اعلیٰ دسویں کلاس کے کمرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے خود ہی اپنا تعارف کروایا کہ مجھے "اصغر علی اسد جعفری کہتے ہیں" ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع بھکر ہمارے سامنے تھے۔ پھر وہ بولنے لگے اور میں اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ بیٹھا انہیں ہمہ تن گوش سننے لگا۔ لفظ تھے کہ انکے لبوں سے پھولوں کی مانند جھڑتے جاتے تھے۔ ایک ایک لفظ دل و دماغ کو معطر کرتا ہوا تابناک مستقبل کی نوید سناتا ہماری سماعتوں سے ٹکرا رہا تھا۔ آج بھی اتنے سالوں کے بعد اسد جعفری کے وہ الفاظ جب کبھی ذہن میں گونجتے ہیں تو ایک عظیم استاد اور شفیق رہنما کو اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہوں۔ معائنہ کے دوران جب ہمارے ایک ہم جماعت عبدالصبور قریشی نے ترنم کے ساتھ نعتِ رسول مقبول ﷺ سنائی تو جناب اسد جعفری صاحب نے نہ صرف عبدالصبور کو بھرپور داد دی بلکہ اسے پی۔ ٹی۔ وی اور ریڈیو پاکستان پر نعت پیش کرنے کے حوالے سے بھی رہنمائی کی۔

اس روز گورنمنٹ ہائی سکول کلورکوٹ کی کلاس دہم (بی) کے کمرہ میں اسد جعفری سے ایک سامع کی حیثیت میں ہونے والی یہ "ملاقات" ہمارے لیے جہاں خوشگوار یادیں چھوڑ گئی وہاں ایک تشنگی کا احساس بھی۔

معائنہ کے بعد ہم میٹرک کے سالانہ امتحان کی تیاری میں مشغول ہو گئے اور جناب اسد جعفری انتظامی امور میں۔ میٹرک کرنے کے بعد ہم کالج میں چلے آئے یوں ہمارا اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ختم ہو گیا اور کالجوں کا سفر شروع ہوا جو گورنمنٹ انٹر کالج کلورکوٹ (جواب گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج کہلاتا ہے) گورنمنٹ کالج بھکر اور گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے ہوتا ہوا پنجاب یونیورسٹی سے سوشل ورک ڈیپارٹمنٹ پر منتج ہوا۔

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ابھی ہم غمِ روزگار سے نہ اُلجھے تھے

لہٰذا اپنے ادبی ذوق کی تسکین کے لیے بزم عروس خیال " کلورکوٹ کی نشر و اشاعت کا ذمہ اُٹھایا اور پھر بزم کے احباب کے ساتھ مل کر اکتوبر 1997ء کو کل پاکستان محفلِ مشاعرہ کا انعقاد کروایا۔ جس کی صدارت کلورکوٹ سے نسبت رکھنے والے معروف کالم نگار منو بھائی نے کی۔ ملک بھر سے آنے والے شعراء میں دریا خان کے اسد جعفری بھی تھے۔ وہی اصغر علی اسد جعفری جنہیں کئی سال قبل دسویں جماعت کے کلاس روم میں سنا تھا یہ جناب اسد جعفری سے ہمارا دوسری بار'' آمنا سامنا'' تھا۔ اب کی بار وہ افسر اعلیٰ کی بجائے ایک شاعر تھے شاعر بھی ایسے کہ مزاح میں لپٹے ہوئے طنز کے "پھول بکھیر رہے تھے۔ اس روز خالد مسعود اور گلزار بخاری ایسے "مشاعرہ باز" شعراء کے درمیان اسد جعفری نے اپنی لطافت سے بھرپور مزاحیہ شاعری سنا کر سامعین سے خوب داد سمیٹی۔ اُن دِنوں جناب اسد جعفری کا عارضی پڑاؤ اسلام آباد میں اپنے سی۔ ایس۔ پی بیٹے شکیل اصغر کے پاس تھا (جو وزارتِ خارجہ سے منسلک ہیں) جہاں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ برطانیہ اور دیگر ممالک کے دورں پر بھی جاتے رہے۔

سچی بات یہ ہے کہ جناب اسد جعفری سے ایک بھرپور ملاقات کی خواہش ہمیشہ دل میں رہی۔ میری اس دیرینہ خواہش کو اس وقت مہمیز ملی جب اسد جعفری سے ڈسٹرکٹ کمپلیکس بھکر میں ملاقات ہوئی۔ جب وہ ایک کام کے سلسلے میں میرے دفتر تشریف لائے۔ پھر جب کبھی وہ تشریف لاتے ان سے شعر و ادب پر بھی گفتگو ہو جاتی اور جب انہیں میرے ادبی ذوق کا علم ہوا تو انہوں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے کہا کہ "میں تو آپ کو محض ایک نوٹنگ ڈرافٹنگ کرنے والا آفیسر سمجھتا تھا" میرے مضامین لکھنے کی عادت کو تعطل کو انہوں نے ''خودساختہ بندش'' قرار دیا۔ پھر 31 دسمبر 2016ء کو ضلعی نظام حکومت کے خاتمے کے بعد یکم جنوری 2017ء کو بھکر سے میرا تبادلہ ہوگیا تو جناب اسد جعفری سے وقتاً فوقتاً ٹیلی فونک گفتگو ہونے لگی اور فیس بک پر رابطہ رہنے لگا۔ گزشتہ دنوں جب میں نے دوستوں سے بھکر کے شعراء سے ملنے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو حاجی شاکر نے کہا کہ ہمیں اسد جعفری سے ضرور ملنا چاہیے۔ چنانچہ اوائل مارچ 2017ء کی نسبتاً ایک خنک شام حاجی شاکر اور اقبال رانا کے ہمراہ ہم اسد جعفری سے ملنے ان کے آبائی قصبہ دریا خان گئے جب ہم دریا خان پہنچے تو سورج پوری طرح غروب ہو چکا تھا یوں رات کے اندھیرے میں دریا خان کی تنگ و تاریک گلیوں سے جب ہم حسین عرف ٹیپو کے بتائے ہوئے راستہ پر شفقت اقبال کی رہنمائی میں محلّہ کھیمٹہ کے حاجی بشیر مہوٹہ کے گھر پہنچے تو جناب اسد جعفری کو اپنا منتظر پایا۔ اسد جعفری نے انتہائی پرتپاک انداز میں ہمارا استقبال کیا۔

اسد جعفری سے گفتگو کا آغاز ہوا تو گویا وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلا۔ گورنمنٹ ہائی سکول کلورکوٹ کے

معائنہ، کلورکوٹ میں ہونے والے کل پاکستان مشاعرہ اور پھر ڈسٹرکٹ کمپلیکس بھکر میں ہونے والی ملاقاتوں کا تذکرہ ہوا۔ دورانِ گفتگو اسد جعفری نے بتایا کہ وہ 3 جون 1935ء کو ضلع بھکر کی ایک بستی میاں خان میں پیدا ہوئے البتہ ان کا آبائی قصبہ دریا خان ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کی پیدائش کے وقت ان کے والد غلام حسین جعفری بستی میاں خان میں بطور مدرس فرائض انجام دے رہے تھے۔ اسد جعفری نے اپنا فلسفۂ شعر بیان کرتے ہوئے کہا کہ "میں ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے شاعری کرتا ہوں اور یہاں تک کے میری مزاحیہ شاعری بھی حدِ ادب عبور نہیں کرتی" پھر انہوں نے طنز میں ڈوبا ہوا مزاحیہ قطعہ سنایا۔

زندگی میں اس قدر بے چارگی اچھی نہیں ہر قدم پر جذبہ تدبیر ہونا چاہیے
صاحب توقیر ہونے سے تو کچھ نہیں ملتا آدمی کو صرف چمچہ گیر ہونا چاہیے

بندہ مزدور کے تلخ حالات کے بارے میں اسد جعفری کا طنز ملاحظہ ہو۔

جس سے مرحوم کی تدفین کا خرچ کم ہو ایسا نسخہ کوئی بازار سے لا دے مجھ کو
جتنی اُجرت مزدور کو ملتی ہے یہاں اتنے پیسوں میں کوئی مر کے دکھا دے مجھ کو

حالاتِ حاضرہ پر معنی خیز انداز میں یوں شاعرانہ تبصرہ کرتے ہیں۔

ہیں یہاں مضبوط لوگوں کے مزے جیسے یہ بس ان کا پاکستان ہو
کھال اُترتی ہے بس کمزور کی وہ گدھا ہو یا کہ انسان ہو

پانامہ لیکس کے پسِ منظر میں لکھا گیا قطعہ ملاحظہ کیجئے۔

میں نے بیگم سے کہا سب کام ہوں گے بعد میں خیر سے یہ آخری ہفتہ گزر تو جانے دیں
آپ کی فرمائش پوری کروں گا سب کی سب آپ پہلے پانامہ کا فیصلہ تو آنے دیں

"غمِ شوہراں" کے عنوان سے اسد جعفری کا مزاحیہ قطعہ ملاحظہ کیجئے۔

اگر تاج بھی رکھ دو گے سر پر حکمرانی کا نہیں ہو گا مگر راضی کبھی بھی دل زنانی کا
میں تارے توڑ کر لایا تو وہ کہنے لگی مجھ کو یہ وہ تارے نہیں شوہر جو لایا تھا فلانی کا

اسد جعفری کی مزاحیہ شاعری میں لطافت کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ وہ انتہائی لطیف انداز میں معاشرتی ناہمواریوں اور معاشرے میں پائے جانے والی خرابیوں پر بھرپور طنز کرتے نظر آتے ہیں۔

اسد جعفری مزاح کہنے کے ساتھ ساتھ سنجیدہ شاعر بھی ہیں۔ دریا خان میں اسد جعفری کے مقام قیام پر ہونے والی طویل نشست میں انہوں نے ہمیں اپنے مختلف اشعار سنائے اور ہم نے کلام شاعر بہ زبان شاعر کا لطف اٹھایا۔ اسد جعفری گفتگو بھی کرتے ہیں تو شاعرانہ انداز میں۔ دورانِ گفتگو انہوں نے اپنا ایک نثر پارہ بھی سنایا۔ جو 82 سال کی عمر میں ان کی کمال یادداشت کی گواہی دے رہا تھا۔ اسد جعفری سے گفتگو کرتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ جیسے وہ اپنے سامع سے کہہ رہے ہوں کہ "میرا پیغام محبت ہے"۔ دوران گفتگو انہوں نے اپنی ملازمت کے دوران طویل عرصہ تک گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول بھکر کی سربراہی کے دلچسپ واقعات بھی سنائے اور یہ بھی بتایا کہ ان کے مشفقانہ رویہ کی وجہ سے اساتذہ وطلبا ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔

رات کا ایک پہر گزر چکا تھا لیکن شیریں زبان اسد جعفری کی محفل سے اُٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ لیکن ہم نے اپنے آبائی قصبہ کلورکوٹ واپس جانا تھا جب ہم واپسی کے لیے اجازت لینے لگے تو اسد جعفری صاحب کے عزیز اور ہمارے میزبان غلام بشیر مہوٹہ نے ہماری باہمی گفتگو اور ہمارے ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے پیشکش کی آپ آئندہ زیادہ وقت لے کر آئیے گا تو آپ کے کھانے کی میز پر جناب اسد جعفری کے ساتھ ایک طویل نشست کا اہتمام کیا جائے گا۔ جب ہم اس پیشکش کو قبول کرتے ہوئے اُٹھنے لگے تو اسد جعفری نے ہمیں اپنی ذاتی لائبریری سے اپنے شعری مجموعہ ''قندیل جاں'' کا نسخہ ان الفاظ کے ساتھ عنایت کیا" آپ کی ضیافت ذوق اور تسکین مطالعہ کے علاوہ آپ کے بے سکوں لمحوں کو آسودگی فراہم کرنے کے لیے اپنی یہ روح پرور تخلیق اس محبت سے پیش کر رہا ہوں جسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے"۔

"قندیل جاں" کے فلیپ پر معروف محقق اور ادیب تحسین فراقی نے لکھا ہے "اسد جعفری کا بنیادی حوالہ اگرچہ ان کی ظریفانہ شاعری ہے مگر انہوں نے ان کے دوش بدوش سنجیدہ شاعری سے بھی اعتنا کیا ہے قندیل جاں اُن کی اسی موثر الذکر سنجیدہ شاعری کا مجموعہ ہے" جبکہ قندیل جاں کے پیش لفظ میں جناب حفیظ الرحمٰن لکھتے ہیں "اسد جعفری کی مزاحیہ شاعری قہقہہ آور ہے۔ ہنستے ہنستے آنسو بھی نکل آتے ہیں۔ لیکن قہقہوں کے پردوں میں ایک سنجیدہ اور حساس اسد جعفری بھی موجود ہے۔ جو کبھی کبھی غزل کے آہنگ میں درد دل کی آنچ سمو دیتا ہے اس کا رنگِ تغزل کلاسیکی روایات کا امیں ہے" پیش لفظ کے بعد اسد جعفری" کچھ اپنے بارے میں" کے عنوان کے تحت تفصیلی بیان میں اظہار کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "احمد ندیم قاسمی، احمد فراز، قتیل شفائی اور سیف الدین سیف سے متاثر ہوں۔ شعر کے جمالیاتی پہلو اور اظہار کی بے ساختگی کی طرف توجہ دیتا ہوں" اسد جعفری کے شعری مجموعہ "قندیل جاں" کی

پہلی غزل کا بے ساختہ پن ملاحظہ کیجئے۔

جاؤں کہاں شعور و ہنر کس کے پاس ہے — آنکھیں ہیں سب کے پاس نظر کس کے پاس ہے
حد نظر میں منزلِ مقصود ہے مگر — جائے گا کون رختِ سفر کس کے پاس ہے
زخموں میں رہے ہیں اضافے نئے نئے — لیکن نہیں خبر کے تبر کس کے پاس ہے
ہمیں بقول ان کے اگر تیرگی ہے پسند — پھر دوستو کلید سحر کس کے پاس ہے
میں قامتِ شجر کا پجاری نہیں اسد — مجھ کو یہ دیکھنا ہے ثمر کس کے پاس ہے

جب ہم اسد جعفری سے نشست کے بعد واپس لوٹ رہے تھے تو واپسی پر اقبال رانا نے کہا کہ میں اسد جعفری کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ ان کی ساری گفتگو انسان دوستی کے جذبات سے لبریز تھی۔ جبکہ حاجی شاکر نے اسد جعفری کی توانا آواز پر حیرت پر اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "عمر کے بیاسویں (82) سال میں بھی اسد جعفری کی آواز میں ایک نوجوان کی آواز جیسی کھنک ہے "اس لمحے اسد جعفری سے سنے گئے اشعار کی کھنک ہماری سماعتوں سے ٹکرانے لگی۔ آپ بھی قندیل جاں سے چند اشعار کی" کھنک ملاحظہ کیجئے۔

سمندروں کی طرح ظرف ہے فقیروں کا — جو موج میں ہوں تو موتی اُچھال دیتے ہیں
بلا کا حسنِ ظرافت تھا جن کی باتوں میں — وہی تھے لوگ حقیقت میں چوٹ کھائے ہوئے
کر لیے پورے اسد ہم نے ارمان اپنے — پیاس اتنی تھی کہ کہ ہر خواب میں دریا دیکھا
ہوں جس کے لیے آج بھرے شہر میں تنہا — اس شخص کی یادوں کو گھر سے لے چلا ہوں
آستینوں میں چھپا لیتی ہے خنجر دُنیا — مجھ کو چہرے کا تاثر نہ چھپانا آیا
اسد اپنی تمناؤں کو سمجھاتا ہوں یہ کہ کر — چراغوں کی ہوا سے دوستی اچھی نہیں ہوتی
شہر میں جنسِ وفا تو مل سکتی ہے مگر — اس خریداری میں جاں لگتی زر لگتا نہیں

''قندیل جاں'' کے علاوہ اسد جعفری کے شعری مجموعے ''خندہ نوازی'' تیرا ہنسنا قیامت ہے'' اور ہنستے ہنستے نکل پڑے آنسو'' بھی منظرِ عام پر آ کر خاص و عام سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔

CamScanner

میں علامہ اقبالؒ کا کردار نا قابل فراموش ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ کو باور کروایا کہ ان کے سوا مسلمانوں کو انگریز اور ہندو استعمار سے نجات دلانے والا کوئی دوسرا شخص موجود نہیں ہے لہٰذا وہ (جناح) ہندوستان آ کر مسلمانوں کی قیادت اور قیام پاکستان کے لیے انہیں مجتمع کریں۔ یوں اگر یہ کہا جائے کہ پاکستان کے قیام کی پہلی اینٹ یا بنیاد علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے رکھی تو یہ غلط نہ ہوگا جس سے تحریک پاکستان کی عمارت استوار ہوئی اور بالآخر 14 اگست، 1947ء کو قیام پاکستان کے حوالے سے اقبال کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ اقبال کے تصور کے مطابق مسلمانوں کو ان کا الگ وطن تو مل گیا مگر دکھ اور افسوس اس امر کا ہے کہ اقبالؒ اپنی زندگی میں پاکستان کی آزادی نہ دیکھ سکے۔ اقبال قیام پاکستان سے نو سال قبل 21 اپریل 1938ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انجمن فیض الاسلام ہر سال اقبال کا یوم پیدائش پورے تزک و احتشام کے ساتھ مناتا ہے۔

انتقال پُر ملال

☆ سیکریٹری نشر و اشاعت محمد بدر منیر کے ماموں کمانڈر عبدالعزیز صاحب کا گذشتہ دنوں کراچی میں انتقال ہو گیا۔

☆ مجلس منتظمہ کے ممبر ساجد علی صاحب کے بھائی کا بھی گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ صدر انجمن، عہدیداران اور مجلس منتظمہ کے ممبران نے مرحومین کی مغفرت اور لواحقین کے صبر کے لیے دعا کی اور دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔

''یاد رکھو۔! دنیا کی تمام مشکلات کا حل اسلامی حکومت کے قیام میں ہے۔ اسی مقصد کی خاطر میں لندن کی پر سکون زندگی کو چھوڑ کر عظیم مفکر علامہ اقبال کے تصور کو عملی جامہ پہنچانے کی خاطر ہندوستان آ گیا ہوں۔ ان شاء اللہ ایک ایسی فلاحی اور مثالی مملکت قائم ہوگی، جس کی بنیاد **لا الٰہ الا اللہ** پر ہوگی، اور دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جائے گی''۔ [نئی دہلی میں انٹرویو۔ ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء]

توشۂ آخرت

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔اور ہر ہر بالی کے اندر سوسو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۶)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہورہی ہے۔اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہوتو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ ستمبر 2025ء

24 ستمبر 25	24324	عبدالہادی صاحب	راولپنڈی	1000
//	24325	شہباز صاحب	//	100000
25 ستمبر 25	24326	رانا عارف صاحب	//	500
26 ستمبر 25	24327	محمد یاسین صاحب	//	500
//	24328	عادل صاحب	//	2000
//	24329	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	5300
27 ستمبر 25	24330	سعدیہ صاحبہ	راولپنڈی	20000
//	24331	اذان فیبرکس	//	500
//	24332	یوسف صاحب	//	500
//	24333	وسیم کلینک	//	1000
28 ستمبر 25	24334	صدقات	//	10000
//	24335	یوسف صاحب	//	500
//	24336	لیث اللہ صاحب	//	500
29 ستمبر 25	24337	شفاقت انور صاحب	راولپنڈی	12000
30 ستمبر 25	24338	وسیم گلزار	//	5000
//	24339	ڈاکٹر امجد علی عمر صاحب	//	40000
//	24340	نواز فیبرکس	//	500
//	24341	ارشد علی بمعہ فیملی	//	1200
//	24342	اذان فیبرکس	//	500
//	24343	عامر صاحب	//	1000
//	24344	ایس انجم بشیر صاحب	//	20000
//	24345	عثمان اظہر صاحب	سعودی عرب	25000
//	24346	انجمن فیض الاسلام	راولپنڈی	54290

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ اکتوبر 2025ء

یکم اکتوبر 25	24347	عتیق الرحمان صاحب	راولپنڈی	1000
//	24348	نثار صاحب	//	1000
//	24349	اعجاز صاحب	//	500
//	24350	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
2 اکتوبر 25	24351	لطیف صاحب	راولپنڈی	500
//	24352	اذان فیبرکس	//	500
//	24353	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	//	5000
//	24354	خالد رشید، محمد ابوذر خالد صاحبان	//	700
//	24355	ارشاد الرحمان مرحوم	اسلام آباد	1000
//	24356	بابر رحمان صاحب	//	1000
//	24357	رانا ساجد بمعہ اہل عیال	راولپنڈی	500
//	24358	نیکدل مسلمان	//	500
//	24359	شارق وقار صاحب	//	2000
3 اکتوبر 25	24360	آفتاب حسین صاحب	//	1000
//	24361	اتفاق بیکری	//	1000
//	24362	پیروز بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	24363	محمد عمران چوہدری بمعہ فیملی	راولپنڈی	2000
//	24364	اذان فیبرکس	//	500
4 اکتوبر 25	24365	ظفر مغل صاحب	//	1000
//	24366	ضیاء الحق صاحب	//	40000
//	24367	حافظ سلی بن عمیر معرفت ساجد علی صاحب	//	5000
//	24368	یوسف صاحب	//	500
//	24369	ایم۔آئی۔زید	//	450

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14اکتوبر25	24370	امجد جاوید صاحب	راولپنڈی	1000
15اکتوبر25	24371	عمران صاحب	//	7000
//	24372	یوسف صاحب	//	500
//	24373	وقاص نواز صاحب	//	300
16اکتوبر25	24374	اذان الیکٹرکس	//	500
17اکتوبر25	24375	محمد اشفاق صاحب	راولپنڈی	20000
//	24376	محمد صابر حسین صاحب	//	1000
//	24377	عامر فاروق خواجہ صاحب	//	1000
//	24378	شعیب صاحب	//	100
//	24379	چندہ نمازیاں	//	11650
//	24380	شبیر احمد صاحب	//	5000
//	24381	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
18اکتوبر25	24382	اذان الیکٹرکس	راولپنڈی	500
//	24383	جنید علی صاحب	//	1000
//	24384	یوسف صاحب	//	500
//	24385	وقاص صاحب	//	200
19اکتوبر25	24101	خواجہ صادق نوید دانیال صاحب	اسلام آباد	500000
//	24102	انجم نوید، مبشر نوید صاحبان	راولپنڈی	5000
//	24103	جمشید فیروز صاحب	//	1000
//	24104	میاں رؤف صاحب	//	500
//	24105	ملک بشیر احمد و بیگم ملک بشیر	//	100
//	24106	سید تجمل حسین شاہ صاحب	//	250
//	24107	سید زاہد حسین شاہ بخاری	//	250
//	24108	دختر عزیز حسین (مرحومہ)	//	500
//	24109	عمران صاحب عمران ٹریڈرز	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19اکتوبر25	24110	ساجد محمود، عثمان صاحبان	راولپنڈی	200
//	24111	علی سائیکل سٹور	//	1000
//	24112	مختار برادرز	//	200
//	24113	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	24114	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	24115	ملک خدا بخش و بیگم ملک خدا بخش	//	300
//	24116	ملک عمران (مرحوم)	//	150
//	24117	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	24118	حاجی نذیر برادرز	//	50
//	24119	جان ٹی سٹور	//	200
//	24120	حاجی شیخ افسر اللہ والا شیخ فیملی	//	1000
//	24121	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	24122	صدیق کارپوریشن	//	200
//	24123	پاک شوز	//	100
//	24124	میر حسین و بیگم میر حسین	//	200
//	24125	نسرین ناصر، ناصر سعید صاحب	//	200
//	24126	سید طالب حسین گیلانی (مرحوم)	راولپنڈی	1000
//	24127	پیر حسین صراف صاحب	//	500
//	24128	محمد اشرف خان جدہ والے	//	700
//	24129	آفتاب ہانڈے صاحب	//	200
//	24130	نسرین زبیری	//	200
//	24131	بیگم نسرین زبیری صاحبہ	//	50
//	24132	حلیمہ سعدیہ، محمد بشیر حسین	//	50
//	24133	خرم مجتبیٰ صاحب	//	50
//	24134	خرم مجتبیٰ فیملی	//	250
//	24135	سردار فاطمہ صاحبہ	//	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19اکتوبر25	24136	محمد محسن (مرحوم)	راولپنڈی	100
//	24137	عائشہ فرخ صاحبہ	//	400
//	24138	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	24139	نبیلہ سعد صاحبہ	//	50
//	24140	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	24141	اسماء محمود بمعہ فیملی	//	300
//	24142	احمد محمود صاحب	//	1650
//	24143	الیون ویلیوز	//	1000
//	24144	موفلنک سلوشن	//	1000
//	24145	بجواہ ہوٹل اینڈ محمد مشتاق	//	200
//	24146	حاجی شیخ ارشاد احمد (مرحوم)	//	600
//	24147	والد مرحوم تایا شفیع، پھوپھی	//	100
//	24148	والدہ صاحبہ معرفت عبدالرحمان	//	100
//	24149	عبدالرحمان بمعہ فیملی	//	100
//	24150	نسرین اختر صاحبہ	//	100
//	24386	ممبریز خان صاحب	راولپنڈی	50
//	24387	عبدالرحمٰن صاحب	//	100
//	24388	اذان فیبر کس	//	500
//	24389	ڈاکٹر عابد، مبشرہ عابد صاحبہ	//	64500
//	24390	کنیزہ خان	//	40000
//	24391	رانا محمد ساجد صاحب	//	500
//	24392	منسوخ	-	-
//	24393	منسوخ	-	-
//	24394	احمد حفیظ صاحب	اسلام آباد	25000
//	24395	زوجہ سید معراج حسین	راولپنڈی	1000
//	24396	سید یاسین صاحب	//	1000
19اکتوبر25	24397	سید ارشاد حسین صاحب	راولپنڈی	1000
//	24398	والدین سید معراج حسین	//	1000
//	24399	زوجہ سید مبارک علی صاحب	//	1000
//	24400	سید اسحاق حسین صاحب	//	1000
10اکتوبر25	21301	رفیق صاحب	اسلام آباد	1000
//	21302	نذیر فاطمہ (مرحومہ)	//	1000
//	21303	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	//	5000
//	21304	شاہد قریشی صاحب	//	500
//	21305	شمشاد علی قریشی و زوجہ (مرحومہ)	//	500
//	21306	امین صاحب	//	500
//	21307	غضنفر اللہ خان صاحب	//	500
//	21308	بریگیڈیر وسیم سعید صاحب	//	500
//	21309	بریگیڈیر عامر یعقوب	راولپنڈی	1000
//	21310	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	21311	ڈاکٹر نوید حسین صاحبہ	//	1000
//	21312	بریگیڈیر محمد الیاس خان	//	3000
//	21313	بریگیڈیر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	21314	بریگیڈیر منیر احمد چیمہ	//	1000
//	21315	ماڈرن پینٹ	//	200
//	21316	ڈاکٹر شفقت حسن ملک	//	2000
//	21317	حسن رضا زیدی صاحب	//	200
//	21318	K.B ٹرسٹ عبدالجبار	//	1000
//	21319	پروفیسر مسرت خان	//	1000
//	21320	ہارون خان صاحب	//	500
//	21321	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	21322	سعد بن عاصم زبیری	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10اکتوبر25	21323	سعد بن عاصم زبیری	راولپنڈی	500
//	21324	بریگیڈیئر فرخ حیات خان	//	10000
//	21325	تنویر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	21326	کموڈور سہیل عابد صاحب	//	2000
//	21327	کرنل ہمایوں صاحب	//	4000
//	21328	منیب مفتی صاحب	//	13000
//	21329	علیم ارشد صاحب	بحریہ ٹاؤن	5000
//	21330	ڈاکٹر احمد جسیر اصاحب	اسلام آباد	1000
//	21331	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	21332	مسز شوکت فاروقی صاحبہ	//	10000
//	21333	زارا بی بی صاحبہ	//	10000
//	21334	عثمان ملک کامران ملک ساجدہ نسیم صاحبان	//	3000
//	21335	وقار رستم بخشی صاحب	//	1000
//	21336	طارق محمود قریشی صاحب	//	5000
//	21337	سعید اختر انصاری صاحب	//	1000
//	21338	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	21339	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	21340	عمیر بن معین صاحب	//	2000
//	21341	عامر صاحب	//	2000
//	21342	شاہد الرحمان صاحب	//	1000
//	21343	فہیم خان صاحب	//	1000
//	21344	عماد بابر صاحب	//	2000
//	21345	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	1000
//	21346	بیگم صاحبہ بریگیڈیئر اعجاز الدین خان	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10اکتوبر25	21347	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	21348	نعمان حسن صاحب	//	2000
//	21349	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	21350	لیفٹننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	24401	زوجین سید وزیر حسین	راولپنڈی	1000
//	24402	مرحومین سادات خاندان	//	1000
//	24403	سید معراج حسین صاحب	//	10000
//	24404	سید معراج حسین (فیملی)	//	1000
//	24405	نیک دل انسان	//	500
//	24406	چندہ نمازیان	//	4100
//	24407	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2000
//	24408	محمد لطیف صاحب	//	500
//	24409	لیپت اللہ	//	500
//	24410	ظفر مغل صاحب	//	1000
//	24411	شیخ سلمان عزیز صاحب	//	.5700
11اکتوبر25	24412	اذان لمبر کس	راولپنڈی	500
//	24413	شفیع صاحب	//	1500
//	24414	نعمان صاحب	//	500
//	24415	خیال محمد صاحب	//	1500
12اکتوبر25	24416	یوسف صاحب	راولپنڈی	500
//	24417	وقاص صاحب	//	300
//	24418	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	50000
13اکتوبر25	24419	اذان لمبر کس	//	500
//	24420	حاجی عبدالرؤف صاحب	//	5000
//	24421	خالد ندیم صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
13 اکتوبر 25	24422	عمر رضا صاحب	راولپنڈی	10000
14 اکتوبر 25	24423	ریاض خان مرحوم	//	5000
//	24424	اذان قمبر کس	//	500
//	24425	لیث اللہ صاحب	//	500
//	24426	ایمن تنویر صاحبہ	//	2000
15 اکتوبر 25	5991	فرزانہ انجم صاحبہ	راولپنڈی	6000
//	5992	الیاس مسیح	//	19500
//	5993	اشفاق مسیح	//	19500
//	5994	عائشہ خان صاحبہ	//	18000
//	24427	والدین مرحومین	//	100
//	24428	ثاقب فیملی	//	100
//	24429	ایمن تنویر صاحبہ	//	1000
//	24430	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	10000
//	24431	لیث اللہ صاحب	//	500
//	24432	آمنہ ضیاء صاحبہ	U.S.A	20000
16 اکتوبر 25	24433	اذان قمبر کس	راولپنڈی	500
//	24434	منسوخ	-	-
//	24435	اشرف جاوید فیملی	راولپنڈی	1000
//	24436	عابدہ اشرف صاحبہ	//	1000
//	24437	محمد عثمان احمد صاحب	//	1000
17 اکتوبر 25	24438	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	3440
//	24439	صدقات	//	10000
//	24440	لیث اللہ صاحب	//	1000
//	24051	ص نمبر ۱۲۶ محمد نوید اے رحمان	راولپنڈی	3000
//	24052	ص نمبر ۲۰۲ محمد ظہیر بٹ	//	1960

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17 اکتوبر 25	24053	محمد سعد شفقت صاحب	اسلام آباد	3000
//	24054	ص نمبر ۱۹۷ خالد الیکٹریشن	راولپنڈی	11410
//	24055	ص نمبر ۱۱۴ بٹ ایزی پیسہ	//	3380
//	24056	ص نمبر ۴۶۸ غلام محی الدین	//	2260
//	24057	ص نمبر ۱۲۷ محسن فارمیسی	//	3280
//	24058	ثاقب علی صاحب	//	2000
//	24059	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000
//	24060	والدین مرحومین معرفت ثاقب علی	//	200
//	24061	ملک ذاکر صاحب	//	500
//	24062	انفال واجد	//	1000
//	24063	ص نمبر ۲ طارق بیکری اینڈ جنرل سٹور	//	500
//	24064	حاجی ارشاد بمعہ فیملی ممبران	//	600
//	24065	بجواہ ہوٹل اینڈ محمد مشتاق	//	200
//	24066	چوہدری نوید اینڈ چوہدری امین	اسلام آباد	1000
//	24067	اعتبار حسین صاحب	//	100
//	24068	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
//	24069	ص نمبر ۱۴۸ بابر برادرز	راولپنڈی	2180
//	24070	ص نمبر ۲۳۰ صفا مال	//	1450
//	24071	ص نمبر ۱۳۸ محمد طارق	//	520
//	24072	ص نمبر ۱۴۵ عاشق حسین	//	1800
//	24073	ص نمبر ۲۴ سیف اللہ صاحب	//	4570
//	24074	ص نمبر ۱۳۶ ذبی اللہ عائشہ الرحمان	//	1000
//	24075	ص نمبر ۱۱۰ ادریس، عینک ساز	//	2180
//	24076	ص نمبر ۶ احمد ورائٹی سنٹر	//	3270
//	24077	ص نمبر ۲۲۸ کیانی ٹریڈرز	//	7350
//	24078	ص نمبر ۱۲۰ الطاف، آصف ورائٹی سنٹر	//	430

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17اکتوبر25	24079	دوکان مبین	راولپنڈی	250
//	24080	ص نمبر۱۹ اسٹیلری سٹور محمد فیصل	//	800
//	24081	ص نمبر۸۶ سید برادرز	//	1000
//	24082	ص نمبر۶ محمد مختار صاحب	//	1040
//	24083	ص نمبر۳۹ کوہ نور جنرل سٹور	//	1130
//	24084	ص نمبر۶۵ آفتاب جیولرز	//	2500
//	24085	بندہ خدا	//	150
//	24086	ص نمبر۱۷۵ حاجی تاج مرحوم	//	1270
//	24087	ص نمبر۱۹۷ حاجی خوشحال خان	//	660
//	24088	ایک نیکدل خاتون	//	150
//	24089	ص نمبر۱۸۱ غلام محمد صاحب	//	500
//	24090	ص نمبر۶۴ راجہ فاروق	//	500
//	24091	ایک نیکدل انسان	//	100
//	24092	ص نمبر۱۳۲ حمزہ آٹوز	//	2590
//	24093	ص نمبر۱۵۲ سوداسلف کیش اینڈ کیری	اسلام آباد	690
//	24094	نیکدل انسان	راولپنڈی	100
//	24095	ص نمبر۱۲۰ پاک شوز	//	400
//	24096	نیکدل انسان	//	100
//	24097	والدہ مرحومہ معرفت محمود	//	100
//	24098	روہان وقاص	//	100
//	24099	والد (مرحوم) معرفت رحمان	//	100
//	24100	عبدالرحمان بمعہ فیملی	//	100
18اکتوبر25	24441	اذان لیمر کس	راولپنڈی	500
//	24442	یوسف عباس صاحب	//	500
//	24443	عدیل صاحب	//	100
19اکتوبر25	24444	الطاف صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19اکتوبر25	24445	اذان لیمر کس	راولپنڈی	500
//	24446	یوسف اینڈ سنز	//	500
//	24447	ذوالفقار صاحب	//	2000
//	24448	ڈاکٹر عالیہ اسلام صاحبہ	//	30010
//	24449	رقیہ بی بی صاحبہ	//	500
//	24450	جاوید صاحب	//	500
20اکتوبر25	24151	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	اسلام آباد	15000
//	24152	شیخ احسان الٰہی مرحوم	راولپنڈی	100
//	24153	ساجدہ احسان مرحومہ	//	100
//	24154	محمد اعظیم خان مرحوم	//	100
//	24155	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	24156	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	24157	ہمنا اعجاز صاحبہ	//	100
//	24158	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	24159	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	24160	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	24161	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	24162	ڈاکٹر رضوان صاحب	//	2000
//	24163	اتحاد پیکرز	اسلام آباد	500
//	24164	نثار صاحب اتحاد پیکرز	//	500
//	24165	ص نمبر۱۲۸ بسم اللہ ہوٹل شکور	//	2130
//	24166	شیخ عبدالمجید مدینہ دال ملز	//	200
//	24167	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	24168	افتخار سیٹھی، سیٹھی سوپ	//	5000
//	24169	گلیکسی پیکرز	//	500
//	24170	رفیق کوثر مرحوم واہلیہ مرحومہ	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20 اکتوبر 25	24171	ندیم کوثر، گلیکسی پیکچرز		1000
//	24172	میاں حسن احمد صاحب	//	2000
//	24173	ارشد زمان انصاری و بیگم ارشد زمان انصاری مرحومین	//	2000
//	24174	لیڈی ڈاکٹر نجمہ عزیز صاحبہ	//	2000
//	24175	شمس صدیق مرحومہ	//	500
//	24176	شاہدہ منصور صاحبہ	اسلام آباد	500
//	24177	چوہدری حاکم علی معرفت شاہدہ منصور	//	500
//	24178	عبدالقادر صاحب	//	2000
//	24179	عبدالرحمٰن خان صاحب	//	200
//	24180	عبدالجلیل خان صاحب	//	5000
//	24181	سعیدہ پروین صاحبہ	//	5000
//	24182	بڑی باجی معرفت عبدالجلیل	//	5000
//	24183	غلام فرید صدیقی معرفت عبدالجلیل	//	5000
//	24184	بیگم عبدالودود معرفت عبدالجلیل	//	5000
//	24185	آنسہ سعیدہ کوثر معرفت عبدالجلیل	//	5000
//	24186	ڈاکٹر مسعود مرحوم	//	200
//	24187	شیخ اکرام مرحوم	//	5000
//	24188	بیگم ایوب مرحومہ	//	200
//	24189	مختار احمد صاحب	//	2500
//	24190	غوثیہ لانڈری	//	100
//	24191	سید سفیر الحق حقی، سید تحسین الحق حقی معرفت فرخ ناز	//	3000
//	24192	پروین اظہر صاحبہ	//	3000
//	24193	ارسلان پان شاپ	راولپنڈی	200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20 اکتوبر 25	24194	چوہدری محمد امین، چوہدری محمد نوید صاحبان	اسلام آباد	1000
//	24195	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
//	24196	اعتبار حسین صاحب	//	100
//	24197	والدین مرحومین معرفت اعجاز	راولپنڈی	100
//	24198	محمد اعجاز بمعہ فیملی	//	100
//	24199	والدہ صاحبہ عبدالرحمٰن	//	50
//	24200	والد صاحب مرحوم عبدالرحمٰن	//	50
//	24451	اذان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	24452	رمضان صاحب	//	2000
//	24453	عادل صاحب	//	3000
21 اکتوبر 25	24454	عدیل صاحب	//	100
//	24455	ایس۔ایچ۔کے	//	2000
//	24456	ذیشان صاحب	//	2000
22 اکتوبر 25	24457	فاطمہ صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	24458	محمد شہباز صاحب	//	100000
//	24459	اذان فیبرکس	//	500
//	24460	ایمن تنویر صاحبہ	//	1000
23 اکتوبر 25	21351	چوہدری احسان الحق	راولپنڈی	1000
//	21352	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	21353	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	2000
//	21354	علی خان بابر صاحب	//	1000
//	21355	محمد حسن صاحب	//	1000
//	21356	حبیب خان صاحب	//	500
//	21357	جنرل غلام حسن خان	//	100
//	21358	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	1000

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23 اکتوبر25	21359	سید بنیاد حسین شاہ صاحب	راولپنڈی	500
//	21360	منصور صاحب	//	1000
//	21361	ایم۔ایل مفتی صاحب	//	1000
//	21362	محبوب احمد صاحب	//	1000
//	21363	ذوالفقار علی قریشی صاحب	//	500
//	21364	قاضی علیم اللہ صاحب	//	1000
//	21365	منظر احمد صاحب	//	3000
//	21366	منظر احمد صاحب	//	2000
//	21367	منظر احمد برائے زوجہ مرحومہ	//	1000
//	21368	منظر احمد برائے والدہ صاحبہ	//	1000
//	21369	منظر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	21370	بریگیڈیئر (مرحوم) مرزا اقلام عباس	//	5000
//	21371	قریشی فوڈز	//	1000
//	21372	احسن امتیاز بھٹی صاحب	//	1000
//	21373	ناطقہ صاحبہ	//	1000
//	21374	ڈاکٹر جمیلا نوشاد صاحبہ	//	8000
//	21375	شمین نوشاد صاحبہ	//	6000
//	21376	روشین نوشاد صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	21377	محمد یوسف صاحب و فیملی	//	500
//	21378	محمد دانش صاحب	//	500
//	21379	حمیرا یوسف صاحبہ	//	500
//	21380	سید علی راغب نقوی صاحب	//	2500
//	21381	خالد مقبول بھٹی صاحب	//	500
//	21382	ڈاکٹر اعجاز احمد چوہدری	//	200
//	21383	انیس عباس صاحبہ	//	5000
//	21384	بیگم صاحبہ مسعود الزمان	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23 اکتوبر25	21385	ڈاکٹر خورشید احمد صاحب	اسلام آباد	1000
//	21386	منسوخ	–	–
//	21387	عفت خانم صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	21388	حاجی سیف اللہ خان بنگش	//	500
//	21389	چوہدری ظہور احمد صاحب	//	5000
//	21390	رفیق صاحب و فیملی	//	2000
//	21391	نذیر صاحبہ	//	1000
//	21392	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	//	5500
//	21393	کرنل انوار الحسن صاحب	//	3000
//	21394	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	//	2000
//	21395	محمود صاحب	//	2000
//	21396	ڈاکٹر شاہین صاحبہ	//	500
//	21397	احمد بلال ظہیر صاحب	//	6000
//	21398	اختر سعید صاحب	//	4000
//	21399	سلمان اجمل شیخ صاحب	//	1000
//	21400	شفا میڈیکوز	//	3000
//	6501	محمد علی صاحب	راولپنڈی	15400
//	6502	رحمت خان صاحب	//	150000
//	24461	اذان فیبرکس	//	500
//	24462	محمد علی بل پانی اکتوبر ۲۵ء	//	5000
//	24463	رانا ساجد صاحب	//	500
24 اکتوبر25	24201	نسیم اشتیاق ساجد	راولپنڈی	1000
//	24202	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	1000
//	24203	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	24204	چوہدری اشتیاق رسول صاحب	//	1000
//	24205	نوید اشتیاق صاحب	//	4500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24اکتوبر25	24206	نویداشتیاق صاحب	راولپنڈی	2500
//	24207	ہداخالد صاحبہ	//	500
//	24208	انم خالد صاحبہ	//	500
//	24209	عائشہ خالد صاحبہ	//	500
//	24210	چوہدری خالداشتیاق صاحب	//	1000
//	24211	شاہداشتیاق صاحب	//	1000
//	24212	بیگم نویداشتیاق صاحبہ	//	200
//	24213	بیگم نویداشتیاق صاحبہ	//	200
//	24214	والدین مرحومین بیگم نویداشتیاق	//	200
//	24215	محمد حسن صاحب	//	100
//	24216	محمد طیب صاحب	//	200
//	24217	محمد عمران صاحب	افشاں کالونی	100
//	24218	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین	//	200
//	24219	راجہ پرویز حسین صاحب	//	200
//	24220	محمد محبوب صاحب چشتیہ کریانہ سٹور	پیپلز کالونی	500
//	24221	محمد اقبال صاحب	چکری روڈ	500
//	24222	چوہدری تیمور ظفر اینڈ زوجہ تیمور	قائد اعظم کالونی	1100
//	24223	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	24224	یاسمین (مرحومہ)	چکری روڈ	100
//	24225	نیو چمن آٹوز	گوالمنڈی	100
//	24226	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	2000
//	24227	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	24228	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	24229	ایک نیک انسان خاتون	//	500
//	24230	ایک نیک دل خاتون	//	200
//	24231	چوہدری نذیر حسین مرحوم	//	300

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24اکتوبر25	24232	افتخار احمد ستی صاحب	صدر کینٹ	1000
//	24233	عبدالغفار صاحب	صدر	200
//	24234	حاجی معزالدین، عینک ساز	//	4000
//	24235	عقیلہ اختر صاحبہ	گوالمنڈی	1000
//	24236	چوہدری افتخار صاحب وفیملی	//	2000
//	24237	ص نمبر ۱۲۶ محمد نوید اے رحمان	باڑا بازار	3000
//	24238	محمد ثاقب علی صاحب	ٹروڈ کیمپ	2000
//	24239	محمد ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000
//	24240	والدین مرحومین معرفت ثاقب علی	//	200
//	24241	ملک ذاکر صاحب	//	500
//	24242	حاجی راجہ محمد عظیم تمباکو والے	نیکاری بازار	1500
//	24243	والد صاحب مرحوم اینڈ ریاض برادرز	گنجمنڈی	740
//	24244	راجہ احمت حسین بمعہ فیملی	گول سبزی منڈی	700
//	24245	ص نمبر ۱۳۶ حاجی اللہ، خانستہ رحمان وارثی سنٹر	باڑا بازار	1800
//	24246	والدہ صاحبہ مرحوم تصور حسین	ٹرنک بازار	100
//	24247	والد صاحب مرحوم محمد شکیل صاحب	//	100
//	24248	والد صاحب مرحوم	//	50
//	24249	والدہ صاحبہ معرفت عبدالرحمٰن	آزاد کشمیر	50
//	24250	عبدالرحمٰن بمعہ فیملی	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24 اکتوبر 25	24464	چندہ نمازیاں فیض مسجد	راولپنڈی	4500
//	24465	بن اصغر صاحب	//	500
25 اکتوبر 25	24466	شہزاد صاحب	//	5000
//	24467	شیخ سلیمان عزیز صاحب	//	6600
//	24468	اذان الیکٹرکس	//	500
//	24469	بندہ خدا	//	1000
25 اکتوبر 25	24470	یوسف سنز	راولپنڈی	500
//	24471	صدقات	//	10000
26 اکتوبر 25	24472	وقاص صاحب	//	300
//	24473	اذان الیکٹرکس	//	500
//	24474	شیخ ارشد علی بمعہ فیملی	//	1200
//	24475	یوسف صاحب	//	500
27 اکتوبر 25	5995	امجد محمود صاحب (کرایہ بابت ماہ اگست ۲۵ء)	راولپنڈی	36300
//	24476	حماد صاحب	//	500
28 اکتوبر 25	24477	نور اشرف اینڈ سنز	//	2000
//	24478	طاہر محمود صاحب	//	300000
//	24479	ڈاکٹر امجد علی عمر صاحب	سعودی عرب	30000
29 اکتوبر 25	24480	طاہر محمود صاحب	راولپنڈی	800000
		(جاری)		

حسابات فیض آباد بابت ماہ ستمبر 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
27 ستمبر 25	23051	مسز جنید صاحبہ	راولپنڈی	100
27 ستمبر 25	23052	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23053	عمر صاحب	//	5000
//	23054	سرینہ فلورنگ	راولپنڈی	4500
//	23055	بخاری صاحب	اسلام آباد	5000
//	23056	داؤد صاحب	//	2830
//	23057	سدرہ صاحبہ	راولپنڈی	30000
//	23058	صغریٰ بانو صاحبہ	//	3000
//	23059	کامران صاحب	//	2000
//	23060	اشفاق احمد قریشی صاحب	//	5000
//	23061	سعدیہ دانیال صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	23062	دانیال حنیف صاحب	//	6000
//	23063	صدقات	راولپنڈی	42000
//	23064	عارف ملک صاحب	//	500
28 ستمبر 25	23065	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23066	ضیاء صاحب	//	10000
//	23067	ایک بندہ خدا	//	2000
//	23068	شیر افضل صاحب	//	1200
//	23069	احمد رضا صاحب	اسلام آباد	3000
//	23070	صدقات	راولپنڈی	2830
//	23071	زکیہ بی بی صاحبہ	//	10000
29 ستمبر 25	23072	عمران صاحب	//	300
//	23073	علی حیدر صاحب	اسلام آباد	2000
//	23074	ذیشان صاحب	راولپنڈی	500
//	23075	بابر اقبال صاحب	لاہور	2000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29 ستمبر25	23076	عائشہ بابر صاحبہ	لاہور	2000
//	23077	محلہ بابر صاحبہ	//	2000
//	23078	مصطفیٰ بابر صاحب	//	2000
//	23079	عذرا اقبال صاحبہ	//	2000
//	23080	محمد اقبال صاحب	//	2000
//	23081	صدقات	//	25000
30 ستمبر25	23082	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23083	طارق محمود بیگ صاحب	اسلام آباد	100
//	23084	راجا خرم اختر صاحب	راولپنڈی	5000
//	23085	مدنی استاد	//	1200
//	23086	وقار الحسن صاحب	//	2000
//	23087	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23088	ریحانہ مزمل صاحبہ	//	100000
//	23089	سجاد احمد صاحب	//	100000
//	23090	گل مبارک صاحب	راولپنڈی	740
//	23091	لبیبہ رحمٰن	//	5000
//	23092	احسان الحق صاحب	//	500
//	23093	چوہدری شاہد، چوہدری کامران	اسلام آباد	1000
//	23094	بریگیڈیئر عباس صاحب	//	500000
//	23095	ا،ط	//	24000
//	23096	عبداللہ صاحب	//	1000
//	23097	ڈاکٹر صفدر ملک صاحب	//	1000
//	23098	مسز سلیم اختر ملک صاحبہ	//	1000
//	23099	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	23100	عبدالناصر صاحب	//	4000
//	23101	میجر ضیاء بٹ صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
30 ستمبر25	23102	زاہد رضا صاحب	اسلام آباد	900
//	23103	صدقات	راولپنڈی	57000

حسابات فیض آباد بابت ماہ اکتوبر 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم اکتوبر25	23104	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23105	محمد اسلم صاحب	اسلام آباد	1000
//	23106	ملک پرویز صاحب	راولپنڈی	5000
//	23107	میاں محمد جاوید صاحب	اسلام آباد	1000
//	23108	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23109	الائیڈ سکول	//	4030
//	23110	اعجاز احمد صاحب	راولپنڈی	3000
//	23111	ونگ کمانڈر سعید صاحب	//	5000
//	23112	محمد امجد صاحب	//	5000
//	23113	ظفر اویس صاحب	اسلام آباد	5000
//	23114	صلاح الدین صاحب	//	1000
//	23115	مریم بی بی صاحبہ	//	1000
//	23116	شکیل شجاع صاحب	//	1000
//	23117	وقاص محمد صاحب	//	2000
//	23118	سرور خان صاحب	//	1000
//	23119	محمد ایان صاحب	راولپنڈی	1800
//	23120	حسن صاحب	//	9000
//	23121	حیدر علی صاحب	اسلام آباد	1000
//	23122	عمر صاحب	//	5000
//	23123	شاہد، سعدیہ	//	2000
//	23124	صدقات	راولپنڈی	20000
2 اکتوبر25	23125	علی ملک صاحب	اسلام آباد	10000
//	23126	زیب النساء صاحبہ	راولپنڈی	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12 اکتوبر 25	23127	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23128	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
12 اکتوبر 25	23129	ڈاکٹر ندیم اسحاق صاحب	راولپنڈی	50000
//	23130	اشفاق احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	23131	رضیا بیگم صاحبہ	//	1000
//	23132	مبین ریاض صاحب	راولپنڈی	27700
//	23133	محمد تحسین صاحب	//	5000
//	23134	عبدالغفار صاحب	اسلام آباد	2000
//	23135	رفاقت علی صاحب	راولپنڈی	1500
//	23136	صدقات	//	28500
13 اکتوبر 25	23137	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23138	ندیم صاحب	//	500
//	23139	گروپ کیپٹن (ر) ناصر ضیا صاحب	//	10000
//	23140	سرور صاحب	اسلام آباد	30000
//	23141	سید عثمان احمد صاحب	راولپنڈی	6000
//	23142	توقیر احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	23143	فیصل ڈرائیور	راولپنڈی	400
//	23144	عبدالنعیم صاحب	//	2000
//	23145	ولید یونس صاحب	//	1000
//	23146	ماہ رخ ملک صاحبہ	//	1000
//	23147	رضی الرحمٰن صاحب	//	2000
//	23148	کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر صاحب	//	2000
//	23149	سید فاروق حسین صاحب	راولپنڈی	1300
//	23150	زاہد رضا صاحب	اسلام آباد	900
//	23151	عاطف حسین صاحب	راولپنڈی	500
//	23152	محمد ساجد صاحب	اسلام آباد	8000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
13 اکتوبر 25	23153	محمد سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	23154	صدقات	//	58000
14 اکتوبر 25	23155	محمد نعیم صاحب	اسلام آباد	3000
//	23156	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23157	زاہد سلیم صاحب	//	2000
//	23158	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	23159	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23160	مقبول الٰہی صاحب	//	5000
//	23161	والدین مقبول الٰہی صاحب	راولپنڈی	1000
//	23162	تنویر حسین صاحب	اسلام آباد	7000
//	23163	طلحہ فاروق ہاشمی صاحب	راولپنڈی	1000
//	23164	سلمان احمد صاحب	//	2000
//	23165	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	30000
//	23166	شمع رانی صاحبہ	//	37000
//	23167	سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	23168	صدقات	//	4250
//	23169	نثار عباسی صاحب	اسلام آباد	2000
//	23170	محمد جمیل اختر صاحب	//	44000
//	23171	آفتاب شوکت صاحب	راولپنڈی	2500
//	23172	نصرت آفتاب صاحب	//	2500
//	23173	محمد اقبال صاحب	اسلام آباد	30000
//	23174	صدقات	راولپنڈی	25000
15 اکتوبر 25	23175	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23176	امجد نعمان صاحب	//	5000
//	23177	صائمہ ظہیر صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	23178	سمیع حسن صاحب	//	5000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15اکتوبر25	23179	راشدہ بانو صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	23180	سید عصام الحق صاحب	//	2000
//	23181	عنصر مبین صاحب	یوکے	38500
//	23182	عبدالمنان صاحب	اسلام آباد	2000
//	23183	قاسم صاحب	راولپنڈی	5000
//	23184	ارشد محمود صاحب	//	1000
//	23185	مشرف حسین یوسف صاحب	//	2400
//	23186	سہیل ضیاء صاحب	//	1000
16اکتوبر25	23187	صدقات	راولپنڈی	42500
//	23188	حکم داد صاحب	//	4000
//	23189	اقراء صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	23190	شاہ زیب صاحب	راولپنڈی	500
//	23191	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23192	اعجاز حسین رندھا صاحب	//	100000
//	23193	جنید صاحب	//	1500
//	23194	سید محمد نثار حیدر صاحب	بحریہ ٹاؤن	50000
//	23195	احسان الحق صاحب	راولپنڈی	1000
//	23196	عبدالحمید صاحب	//	100
//	23197	زین العابدین صاحب	//	500
//	23198	محمد عثمان صاحب	اسلام آباد	10000
//	23199	صدقات	راولپنڈی	26000
//	23200	-	//	100
17اکتوبر25	23201	نیک آدمی	//	2250
//	23202	راحت قدوسی صاحب	//	10000
//	23203	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23204	محمد ارشد صاحب	//	2000
17اکتوبر25	23205	محمد شعیب صاحب	اسلام آباد	5500
//	23206	ڈاکٹر ظفر صاحب	//	1000
//	23207	ایک بندہ خدا	راولپنڈی	450
//	23208	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23209	اعجاز صاحب	راولپنڈی	500
//	23210	رانا صاحب	//	1200
//	23211	طاہرہ ریاض صاحبہ	//	5000
//	23212	شہزاد صاحب	اسلام آباد	1000
//	23213	زوہیب یوسف صاحب	//	10000
//	23214	کشور جہاں	//	2000
//	23215	محمد افضل بھٹی صاحب	//	20000
//	23216	محمد انور صاحب	جرمنی	10000
//	23217	سہیل صاحب	راولپنڈی	3000
//	23218	سجاد صاحب	//	1000
//	23219	شائستہ زید صاحبہ	//	2000
//	23220	ڈاکٹر طاہر صاحب	اسلام آباد	10000
//	23221	چوہدری بشیر صاحب	//	1000
//	23222	غلام فاطمہ	//	500
//	23223	ملک نوید صاحب	راولپنڈی	500
//	23224	صدقات	//	50000
18اکتوبر25	23225	عارف ملک صاحب	راولپنڈی	1000
//	23226	سہیل احمد صاحب	//	1000
//	23227	مقصودہ بی بی صاحبہ	اسلام آباد	2000
//	23228	امجد سلیم صاحب	راولپنڈی	1000
//	23229	اویس لطیف صاحب	اسلام آباد	1000
//	23230	طارق محمود بیگ صاحب	//	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8اکتوبر25	23231	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	2000
//	23232	محمد رشید صاحب	اسلام آباد	1000
//	23233	عبدالرقیب صاحب	راولپنڈی	1420
//	23234	عبدالرقیب صاحب	//	200
//	23235	عبدالرزاق صاحب	//	5000
//	23236	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	23237	محمد انور صاحب	//	6000
//	23238	محمد ظہیر صاحب	راولپنڈی	15518
//	23239	آرزو صاحبہ	//	1300
//	23240	عدنان شہزاد سوشل ویلفیئر آفسر	//	1500
//	23241	صدقات	//	2850
//	23242	عبدالرحمان صاحب	//	12000
//	23243	خان صاحب	//	12000
//	23244	میڈم اظہار فاطمہ صاحبہ	اسلام آباد	500
//	23245	سلطان بشیر محمود صاحب	//	10000
//	23246	میاں ریاست صاحب	//	5000
//	23247	عون محمد ملک صاحب	//	5000
//	23248	سرور صاحب	//	800
//	23249	طیب بذریعہ محمد عدیل صاحبان	//	10000
//	23250	منسوخ	-	-
9اکتوبر25	23251	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	30000
//	23252	صدقات	راولپنڈی	20000
//	23253	ظفر عمر صاحب	اسلام آباد	8000
//	23254	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23255	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23256	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9اکتوبر25	23257	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	12240
//	23258	واجد حسین صاحب	یوکے	25000
//	23259	وقار احمد خان صاحب	راولپنڈی	5000
//	23260	منیر وقار چوہان صاحب	//	5000
//	23261	عمر بیگ صاحب	//	100
//	23262	سلمان احمد خان درانی	//	1000
//	23263	محمد فیصل صاحب	//	500
//	23264	کامران سلیم صاحب	//	2500
//	23265	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
//	23266	مسعود احمد صاحب	//	1000
//	23267	عبدالجبار صاحب	//	2000
//	23268	عامر صاحب	//	1500
//	23269	صدقات	//	64000
10اکتوبر25	23270	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23271	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	23272	ارسلان محبوب صاحب	//	5000
11اکتوبر25	23273	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23274	سید خلیق شاہ صاحب	//	2000
13اکتوبر25	23275	طارق بیگ صاحب	//	100
//	23276	طارق بیگ صاحب	//	100
//	23277	سید عثمان احمد صاحب	//	6000
//	23278	عرفان عزیز قریشی صاحب	//	10000
//	23279	محمود اختر کیانی صاحب	//	3000
//	23280	ایک نیک دل خاتون	//	5000
//	23281	سیف الرحمان صاحب	//	3000
//	23282	صدقات	//	65000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14 اکتوبر 25	23283	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23284	سید عدنان شاہ صاحب	اسلام آباد	10000
//	23285	منائل شبیر خان	//	5000
//	23286	نصرت چنار	//	25000
//	23287	صدقات	راولپنڈی	30000
//	23288	شاہدہ خانم صاحبہ	//	20000
//	23289	ضیاء صاحب	//	10000
//	23290	اویس مرسلین اعوان صاحب	//	1000
//	23291	لاریب ملک	//	500
//	23292	عائشہ صاحبہ	//	500
//	23293	سرینہ فلورنگ	//	3000
15 اکتوبر 25	23294	محمد عمران صاحب	اسلام آباد	50000
//	23295	ڈاکٹر مہرین صاحبہ	//	14000
//	23296	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23297	مسز ظفر ملک صاحبہ	//	6000
//	23298	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23299	احسان الحق صاحب	//	1000
//	23300	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	23301	محمد اکبر صاحب	راولپنڈی	5000
//	23302	آصف بشیر صاحب	//	3000
//	23303	محمد داؤد صاحب	//	1420
//	23304	نورالدین ویلفیئر ٹرسٹ	//	1000
//	23305	شفقت صاحب	//	10000
//	23306	سیف انرجی لمیٹڈ	//	150000
//	23307	عمر نواز صاحب	//	10000
//	23308	اختر علی باجوہ بذریعہ محمد مرجان	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 اکتوبر 25	23309	اختر علی باجوہ بذریعہ محمد مرجان	اسلام آباد	5000
//	23310	اختر علی باجوہ بذریعہ محمد مرجان	//	5000
//	23311	اختر علی باجوہ بذریعہ محمد مرجان	//	5000
//	23312	صدقات	راولپنڈی	16000
16 اکتوبر 25	23313	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23314	طارق سلیم صاحب	//	5000
//	23315	گروپ کیپٹن مظہر حسین	//	100000
//	23316	عدنان شہزاد صاحب	//	4000
//	23317	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	23318	اسامہ صاحب	//	2000
//	23319	عبدالرحمان میر، ذیشان میر	//	6000
//	23320	محمد وقاص صاحب	//	5000
//	23321	فراست جبین صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	23322	ملک محمد اسلم صاحب	//	5000
//	23323	سجاد صاحب	//	500
//	23324	امجد سلیم صاحب	//	2000
//	23325	ماہ رخ ملک صاحبہ	//	1000
//	23326	ولید یونس صاحب	//	1000
//	23327	کبیر صاحب	//	10000
//	23328	شاہ زیب صاحب	//	300
//	23329	صدقات	//	43000
17 اکتوبر 25	23330	والدہ ظفر صاحب	راولپنڈی	1000
//	23331	سید عثمان احمد صاحب	//	6000
//	23332	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23333	صدقات	//	1800
//	23334	صدقات	//	600

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17 اکتوبر 25	23335	فضل صاحب	راولپنڈی	2150
//	23336	پی سی سٹور	اسلام آباد	7000
//	23337	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	23338	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	23339	نعمان ظفر صاحب	//	3000
//	23340	شاہ زیب صاحب	//	200
//	23341	صدقات	//	55000
18 اکتوبر 25	23342	ناصر عباس صاحب	اسلام آباد	4000
//	23343	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23344	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23345	جمشید علی صاحب	//	30000
//	23346	مسٹر اینڈ مسز جنید بیگ	راولپنڈی	100
//	23347	بدرالنساء صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	23348	مسعود اختر صاحب	//	1000
//	23349	ماجد رحمان صاحب	//	5000
//	23350	ظفر میر صاحب	//	5000
//	23351	مسٹر اینڈ مسز محمد ہارون	//	1000
//	23352	سید زرغون شاہ صاحب	کوہاٹ	1000
//	23353	صدقات	راولپنڈی	93000
19 اکتوبر 25	23354	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23355	عبدالمنان صاحب	//	4000
//	23356	محمد عامر صاحب	//	500
//	23357	پرویز اختر قریشی صاحب	اسلام آباد	100000
//	23358	مسز پرویز اختر قریشی	//	50000
//	23359	زاہد رضا صاحب	//	800
//	23360	چوہدری سرور صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19 اکتوبر 25	23361	حسنین صاحب	راولپنڈی	2000
//	23362	ایک نیک دل انسان	//	1000
//	23363	صدقات	//	14000
20 اکتوبر 25	23364	عبداللہ صاحب	//	1300
//	23365	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23366	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23367	شفاء فاؤنڈیشن	//	10000
//	23368	ایک نیک دل انسان	//	500
//	23369	محمد تحسین صاحب	//	3000
//	23370	عبداللہ وقاص صاحب	//	2000
//	23371	یاسر محمود، یاسر زرگری ہاؤس	راولپنڈی	200000
//	23372	میڈم شہزادی	//	1000
//	23373	ایک بندہ خدا	//	1000
//	23374	شاہ زیب صاحب	//	100
//	23375	جمشید علی صاحب	//	25000
//	23376	صدقات	//	31000
21 اکتوبر 25	23377	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23378	آمدن بذریعہ گودام	//	1500
//	23379	محمد ریاض صاحب	اسلام آباد	500
//	23380	صدقات	راولپنڈی	80000
//	23381	محمد بلال صاحب	//	1000
//	23382	مجیع صاحب	اسلام آباد	3000
//	23383	سٹاف	راولپنڈی	16500
//	23384	مسز نسیم نازنین صاحبہ	//	1000
//	23385	ذیشان صاحب	اسلام آباد	10000
//	23386	ایک نیک بندہ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21اکتوبر25	23387	بیگم عفت لیاقت علی خان	چکوال	2000
22اکتوبر25	23388	صدقات	راولپنڈی	46000
//	23389	پیپر کیمونیکیشن	اسلام آباد	21000
//	23390	کرنل مسعود صاحب	//	21000
//	23391	کیپٹن لنک سٹور	//	5000
//	23392	سیف اللہ صاحب	راولپنڈی	30000
//	23393	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23394	احسان الحق صاحب	//	500
//	23395	رہائش ملازمین فیملی کوارٹر	//	4175
//	23396	ضیاء الحق شمسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23397	صدقات	//	18500
//	23398	ذوالفقار علی صاحب	راولپنڈی	25200
//	23399	امیر صاحب	اسلام آباد	21000
//	23400	راجا رؤف صاحب	//	5000
23اکتوبر25	23401	محمد قاسم صاحب	اسلام آباد	7000
//	23402	شاہ زیب صاحب	//	50
//	23403	طارق محمود صاحب	//	100
//	23404	نگہت ماجد ملک صاحبہ	یو ایس اے	20000
//	23405	بن شمس صاحب	راولپنڈی	5000
//	23406	لال خان صاحب	//	400
//	23407	خالد ناصر صاحب	//	12000
//	23408	مسرت جاوید بٹ	//	37500
//	23409	ربیعہ بٹ صاحبہ	//	10000
//	23410	محمد رشید صاحب	//	1000
//	23411	منسوخ	-	-
//	23412	سہیل لطیف صدیقی صاحب	راولپنڈی	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23اکتوبر25	23413	ڈاکٹر افتخار صاحب	اسلام آباد	3500
//	23414	عامر صاحب	راولپنڈی	3000
//	23415	لیاقت صاحب	//	1000
//	23416	عبداللہ صاحب	//	1500
//	23417	دعاء، فاطمہ، ابراہیم ولیہا	//	2000
//	23418	صدقات	//	4500
24اکتوبر25	23419	مسز راشد صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	23420	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23421	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23422	ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب	//	500000
//	23423	سید عثمان احمد صاحب	//	6000
//	23424	سعید صاحب	راولپنڈی	4000
//	23425	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	23426	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	23427	حمیدہ بی بی	//	1000
//	23428	آمدن بذریعہ گودام	//	1000
//	23429	محمد فرخ جواد صاحب	//	5000
//	23430	محمد ارسط جواد صاحب	//	1000
//	23431	محمد آیان جواد صاحب	//	1000
//	23432	علیزے جواد	//	1000
//	23433	صدقات	//	35000
25اکتوبر25	23434	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23435	محمد ادریس صاحب	//	10000
//	23436	شاہدہ اجمل	//	165000
//	23437	عابد صاحب	//	500
//	23438	سلمان احمد صاحب	//	2000

CS CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
25اکتوبر25	23439	مرزا غلام عباس (مرحوم)	راولپنڈی	1000
//	23440	زاہدہ عباس صاحبہ	//	1000
//	23441	راجا کامران اصغر صاحب	//	5000
//	23442	محمد ہادی صاحب	//	5000
//	23443	اشفاق صاحب	//	710
//	23444	امجد خان صاحب	//	100
//	23445	ندیم صاحب	//	100
26اکتوبر25	23446	شاہ زیب صاحب	راولپنڈی	100
//	23447	صدقات	//	30000
//	23448	راحت قدوسی صاحب	//	8000
//	23449	طارق بیگ صاحب	//	100
//	23450	عمر صاحب	//	5000
//	23451	ملک ظفر اقبال صاحب	//	50000
//	23452	جنید اقبال صاحب	//	500
//	23453	عبدالمتین صاحب	//	500
//	23454	ظہیر صاحب	//	1420
//	23455	محمد عبداللہ صاحب	//	2000
//	23456	حمزہ صاحب	//	2000
//	23457	عزیز الرحمٰن صاحب	//	5000
//	23458	بشریٰ بیگ صاحبہ	//	100
//	23459	جمشید محمود صاحب	//	100
//	23460	شعیب محمود صاحب	//	100
//	23461	جنید محمود صاحب	//	100
//	23462	زیب النساء صاحبہ	//	100
//	23463	جواد محمود صاحب	//	100
//	23464	والدہ ڈاکٹر عبدالستار چوہدری	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26اکتوبر25	23465	صدقات	راولپنڈی	7075
//	23466	صدقات	//	23500
27اکتوبر25	23467	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23468	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23469	لائبہ صاحبہ	//	1000
//	23470	مسعود اختر صاحب	//	1000
//	23471	صدقات	راولپنڈی	3000
//	23472	صدقات	//	2830
//	23473	محمد افضل بھٹی صاحب	//	12000
//	23474	جاوید اقبال صاحب	اسلام آباد	10000
//	23475	حیدر صاحب	//	3000
//	23476	صدقات	راولپنڈی	37500
28اکتوبر25	23477	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23478	راجا خرم اختر صاحب	//	5000
//	23479	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	23480	گروپ کیپٹن خلیق شاہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	23481	شاہدہ خانم صاحبہ	//	21000
//	23482	نیاز اے قریشی صاحب	راولپنڈی	10000
//	23483	علی حیدر صاحب	//	2000
//	23484	آمدن بذریعہ گودام	//	200
//	23485	سٹاف گرلز سیکنڈری سکول	مندرہ	7500
//	23486	ناصر علی صاحب	راولپنڈی	50000
//	23487	محمد زمرد مرزا صاحب	اسلام آباد	5000
//	23488	زوہیب یوسف صاحب	//	5000
//	23489	زاہد رضا صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28 اکتوبر 25	23490	موسیٰ صاحب	اسلام آباد	500
//	23491	زینب شوکت	//	5000
//	23492	امجد سلیم صاحب	//	5000
//	23493	صدقات	//	50000
29 اکتوبر 25	23494	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	23495	رابعہ صاحبہ	//	1000
//	23496	علی رضا صاحب	اسلام آباد	2000
//	23497	محمد ندیم صاحب	راولپنڈی	11000
//	23498	سید اجمل محمود شاہ صاحب	//	2000
//	23499	ڈاکٹر آصف محمود صاحب	//	25000
//	23500	محمد طارق صاحب	//	25000
//	23501	مجیع الرحمان صاحب	//	1000
//	23502	عروج صاحبہ	//	5000
//	23503	علی عمران صاحب	//	3000
//	23504	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	23505	وحید ملک صاحب	//	5000
//	23506	عامر صاحب	//	2000
30 اکتوبر 25	23507	صدقات	راولپنڈی	35000
//	23508	محمد عرفان صاحب	//	3000
//	23509	عون محمد ملک صاحب	//	5000
//	23510	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	23511	مسز زینت ظہیر صاحبہ	//	1500
//	23512	مسز نسیم نازنین صاحبہ	//	100
//	23513	فاروق احمد صاحب	//	1000
//	23514	غلام دستگیر صاحب	اسلام آباد	2000
//	23515	راجا محمد ہارون صاحب	//	1000
30 اکتوبر 25	23516	علی حسن صاحب	اسلام آباد	1000
//	23517	عبدالخالق صاحب	//	500
//	23518	شاہ زیب صاحب	//	200
//	23519	صدقات	//	31000
		(جاری)		

حسابات مندرہ کیمپس بابت ماہ ستمبر 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29 ستمبر 25	20987	شعیب محمود صاحب	مندرہ	2080
//	20988	میڈم ارم شہزادی صاحبہ	//	320
//	20989	میڈم بلقیس صاحبہ	//	1560
//	20990	ندیم اختر صاحب	//	5200
//	20991	طاہر محمود صاحب	//	1160
//	20992	یوسف شہزاد صاحب	//	2000
//	20993	فروخت روٹی ٹکڑے	//	1750
//	20994	فروخت بکرا کھال	//	1200
//	20995	فروخت بکرا کھال	//	900
//	20996	فروخت بچی ہوئی روٹیاں	//	120
//	20997	طاہر سلطان کیانی صاحب	//	7000
//	20998	فروخت بکرا کھال	//	1200
//	20999	محمد فاروق قریشی صاحب	//	5880
//	21000	فروخت روٹی ٹکڑے	//	1500

حسابات مندرہ کیمپس بابت ماہ اکتوبر 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 اکتوبر 25	5797	عثمان طارق صاحب	مندرہ	3630
//	5798	طاہر سلطان کیانی صاحب	//	4537
//	5799	طارق ستی صاحب	//	4840
//	5800	سہیل قریشی صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 اکتوبر 25	5801	میڈم ارم شہزادی صاحبہ	مندرہ	4950
//	5802	میڈم بلقیس صاحبہ	//	4950
//	5803	NLC ٹول پلازہ	//	86500
//	23855	میڈم مسرت شفیق صاحبہ	//	1000
//	23856	محمد اسلم خان صاحب	//	500
//	23857	محمد فیصل صاحب	//	7000
15 اکتوبر 25	23858	فروخت روٹی ٹکڑے	مندرہ	1450
//	23859	طارق ستی صاحب	//	31680
//	23860	طارق ستی صاحب	//	3500
//	23861	فروخت روٹی ٹکڑے	//	2150
//	23862	عزیز الرحمٰن صاحب	//	1580
//	23863	طاہر سلطان کیانی صاحب	//	3500
//	23864	عثمان طارق صاحب	//	2000
//	23865	راجہ سہیل صاحب	//	3500
//	23866	کرایہ سکول بس گرلز سکول مندرہ	//	123600
//	23867	سہیل قریشی صاحب	//	7000
//	23868	سید زاہد حسین شاہ صاحب	//	620
//	23869	ذیشان صاحب	//	3400
//	5804	شعیب محمود صاحب	//	1500
//	5805	فرید اللہ صاحب	//	10890
//	5806	ندیم اختر صاحب	//	5444
//	5807	قاری شمس الحسن صاحب	//	4000
//	5808	زعفران شوکت	//	8800
//	5809	محمد اعجاز صاحب	//	5445
//	5810	طاہر محمود صاحب	//	5445
//	5811	قاری عبدالرحمٰن صاحب	//	2722

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 اکتوبر 25	5812	عزیز الرحمٰن صاحب	مندرہ	2722
//	5813	پرویز حسین صاحب	//	2722
//	5814	محمد صغیر صاحب	//	1815
//	5815	راشد پرویز صاحب	//	1815
//	5816	طارق حسین صاحب	//	1815
//	5817	وسیم احمد صاحب	//	2722
27 اکتوبر 25	5818	محمد نور صاحب	مندرہ	2722
//	5819	محمد ارسلان صاحب	//	4537
//	5820	وسیم احمد صاحب	//	3000
//	5821	محمد ارسلان صاحب	//	3750
//	5822	زعفران شوکت	//	5000
//	5823	معین جہانگیر صاحب	//	5000
//	5824	احسن ایاز صاحب	//	4500
//	5825	شکیل احمد صاحب	//	10000
//	5826	سہیل قریشی صاحب	//	2500
//	5827	ندیم اختر صاحب	//	2750
//	23870	پروین منہاس صاحبہ	//	20000
//	23871	فروخت بکرا کھال	//	1200
//	23872	جاوید اقبال صاحب	//	7000
//	23873	سید زاہد حسین شاہ گیلانی	//	500
//	23874	شعیب محمود صاحب	//	1280
//	23875	فرید اللہ شاہ صاحب	//	13080
//	23876	محمد فاروق قریشی صاحب	//	1700
//	23877	ندیم اختر صاحب	//	5200
//	23878	شمس الحسن صاحب	//	1160
//	23879	سید زاہد حسین شاہ گیلانی	//	100

CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(سورۃ المنافقون)

اورتم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت:63:10)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں'' (صحیح البخاری:1411)۔

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات وزکوٰۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code
ABPAPKKA
Account No: 0010014045790013
IBAN
PK 65 ABPA 0010014045790013
Branch Code 0339
Account Title
ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code
MUCBPKKA
Account No: 0046702010017539
IBAN
PK 25 MUCB 0046702010017539
Branch Code 0467
Account Title
APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

CamScanner

پاکستان کے پہلے وزیراعظم خان لیاقت علی خان کی امریکی صدر ٹرومین کے ساتھ ملاقات کی یادگار تصویر

CamScanner

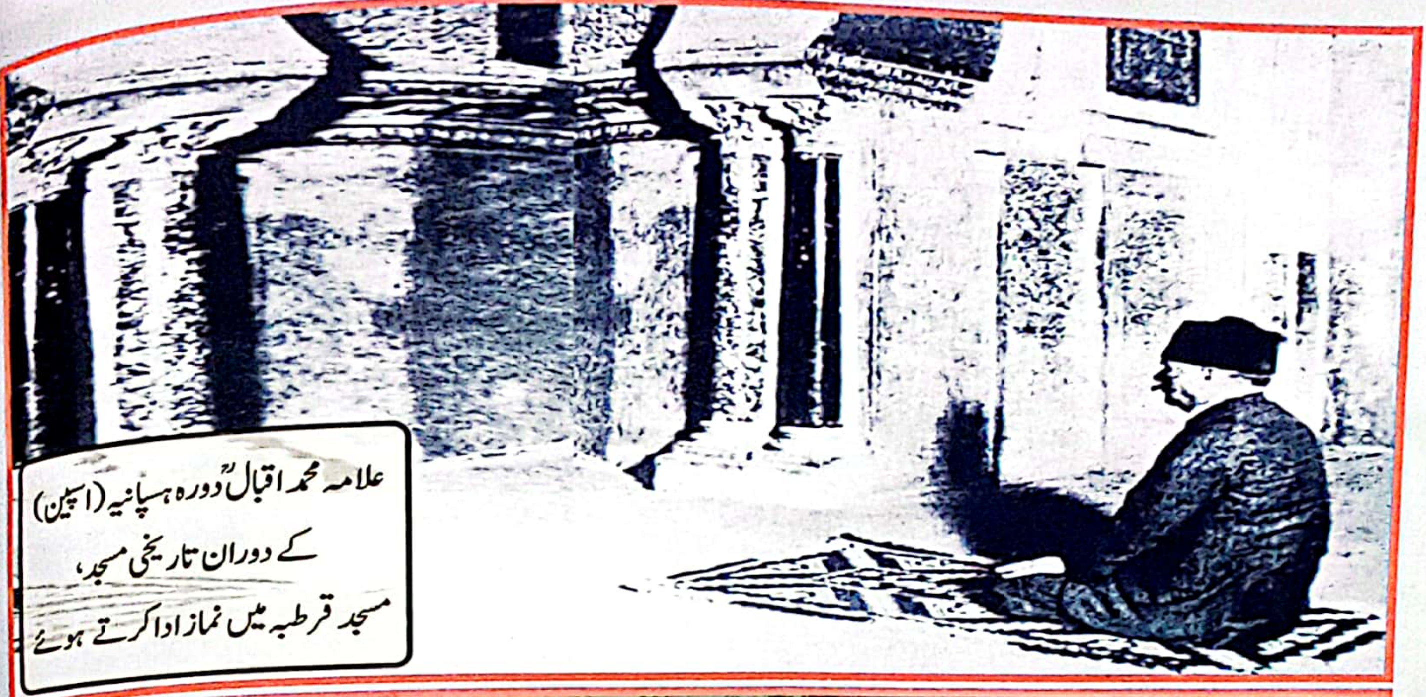

علامہ محمد اقبالؒ دورہ ہسپانیہ (اسپین)
کے دوران تاریخی مسجد،
مسجد قرطبہ میں نماز ادا کرتے ہوئے

CamScanner